[illegible]

[illegible]

مطبع منشی نولکشور [illegible] کانپور [illegible] مطبوع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ بہتر تم میں وہ شخص ہی جو پڑھے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث میں آیا ہے اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ افضل سب عبادتوں میں تلاوت قرآن ہی لیکن قرآن زبان عربی میں ہی صحیح پڑھنا اسکا ممکن نہیں جبتک پڑھنے والا قواعد قرأت سے واقف نہو لہذا فقہا اور قرائے قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہی اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب تبھی ہوتا ہی جب صحیح موافق قواعد قرأت کی پڑھے خدای تعالے فرماتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۔ سنبھال سے پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کے اس آیت کی تفسیر میں ترتیل کو تجوید کر بھی تفسیر کیا ہی تجوید کہتی ہیں رعایت قواعد قرأت کر کے پڑھنا

بندۂ نیاز مند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ
ابنہ الاحد کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالہ مختصر کی فن قرات میں زبان
اردو میں تھا ان دنوں میں کہ یہ عزیز مگر بتقدیر وارد جزیرہ انڈمان میں ہے شوق حکیم صاحب متصف
باخلاق حمیدہ متخلق بملکات پسندیدہ ذو الشرف المعلے والمجد العلی حکیم کریم بخش
صاحب سلمہ الرب الوہاب ڈاکٹر جزیرہ مذکورہ کا واسطے تعلیم قرآن مجید کے
باعث ظہور ارادہ قدیمہ ہوا لہذا یہ رسالہ لکھتا ہے مشتمل چار باب اور خاتمہ پر
باب اول میں فرق حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے باب دوم
میں احوال نون ساکن کا بیان ہے باب سوم میں مد کا بیان ہے باب چہارم
میں وقف و وصل کا بیان ہے خاتمہ میں چند فوائد مذکور ہیں اور نام تاریخی اس
رسالہ کا البیان الجزیل للترتیل ہے باب اول حروف مشتبہ الصوت
اور تفخیم اور ترقیق کے بیان میں حروف مشتبہ الصوت وہ حروف ہیں جنکی آواز
ایک سی ہے عوام انکو اس طرح پڑھتے ہیں کہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں
ا ع ط ت ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض فرق ا ع میں یہ ہے کہ ا حلق میں تلے
سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور ت ط میں یہ ہے
کہ ط پر ہے اور ت پر نہیں اور ث س ص میں یہ فرق ہے کہ ث آہستہ سے
نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں میں لگانے سے اور س
ص کے تلفظ میں کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتوں میں لگتا ہے اور سیٹی کی
آواز نکلتی ہے ث میں نہیں نکلتی اور س ص میں بھی فرق ہے
کہ ص پر ہے اور س پر نہیں اور فرق ح ہ میں مثل ع ا کے ہے یعنی ح

حلق میں تلے سے نکلتی ہے اور خ حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز میں یہ ہے
ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہے نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے
دانتوں میں لگانے سے اور ز تالے کے دانتوں میں لگانے سے اور یہ
نرمی سے یعنی نکلتی ہے ذ میں نہیں اور ظ پر ہو اور ض بھی پر ہے لیکن ض اور
ظ میں فرق یہ ہے کہ ض نکلتا ہے ساری کنارے زبان سے لگانے سے
بائیں طرف کی اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے یا سیدھی طرف کی مگر بائیں طرف سے
آسان ہے اور ظ نکلتی ہے کنارہ زبان کے سامنے کے اوپر والے دانتوں لگانے سے
ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض ظ میں بھی بہت مشکل ہے اسلیے
جزری وغیرہ قرأت کی کتابوں میں اور کتب تفسیر میں تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام
تمام بیان کیا ہے آدمی دھیان کرکے سیکھ لے تو آسان ہے مگر ایک بلائے عام
اس زمانہ میں یہ ہو گئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہیں مشتبہ الصوت
دال کا اسے کر دیا ہے کہ دال پڑھتے ہیں سو یہ بات تمام کتب قرأت اور تفسیر اور فقہ
کے خلاف ہے سب کتابوں میں ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت
ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز میں آیت
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر میں اور ایک مقام میں ض کا
مشتبہ الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاوے قاضیخان
اور اتقان اور بہت کتابوں میں فقہ کی اسبات کی تصریح ہے فائدہ
حرف مشابہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہے اور نہایت ضرور ہے
اسواسطے کہ ان حرفوں میں فرق نہ کرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر معنے بھی بدل تغیر

ہو جاتے ہیں اور فرق سیکھ لینا بہت مشکل نہیں مگر لوگ دین کے کاموں میں قدرے
محنت نہیں کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہیں بخلاف دنیا کے کاموں کے
محنتیں اوٹھاتے ہیں اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہیں اور
کتب معتبرہ فقہ میں لکھا ہے کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہ ہو اور سیکھنا اوسے دشوار
ہو ساری عمر سیکھنے میں کوشش کرے کبھی اس کام سے معاف نہیں

بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم کہتے ہیں پُر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے ہیں
باریک پڑھنے کو سو بعضے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں خ
ص ض ط ظ غ ق یہ حروف ساکن ہوں یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھے
جاتے ہیں اور بعضے حروف کبھی پُر پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک وہ را ہے
جب مفتوح یا مضموم ہو پُر پڑھی جاتی ہے جیسے رَبَّنَا و رُسُلُہ میں اور جب مکسور
ہو پُر نہیں پڑھی جاتی جیسے رِجَالٌ اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ماقبل
اسکے ضمہ یا فتحہ ہو پُر پڑھی جاتی ہے جیسے بُرْدًا اور اُذْکُرْ میں اور جو ماقبل اسکے کسرہ
ہو پُر نہیں ہوتی جیسے فِرْعَوْن میں لیکن اگر کسرہ ماقبل کا عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوْا
میں یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں اور بعد را کے حرف پُر ہو جیسے
مِرْصَاد میں کہ بعد را ساکن ماقبل مکسور کے ص حرف پُر ہے تو ایسی را ساکن
بھی پُر پڑھی جائیگی اور اگر را ساکن بسبب وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن ی یا ہو جیسے
خَیْر یا خَبِیْر تو باریک پڑھی جائیگی اور اگر کوئی اور حروف ہو تو ماقبل کے
ماقبل کو دیکھینگے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدَرْ کُفُرْ تو پُر پڑھی جاویگی
لیس کو والفجر میں کہ انہیں باریک پڑھنے کو اولی لکھا ہے نہیں باریک جیسے

سوا الفاظ مصرے کے ل کا یہ حال ہو کہ لام لفظ اللہ کا جب ماقبل اسکا مفتوح
جیسے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا مضموم یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ تو
پر پڑھا جاتا ہے اور جو ماقبل اسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے جیسے لِلّٰہِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **فائدہ** تحقیقت پر پڑھنے کی یہ ہے
کہ حرف کو اسکے مخرج میں بڑا اور بھاری پڑھے لوگ جو حقیقت پر پڑھنے کی
یہ سمجھتے ہیں کہ قریب مضموم پڑھے بلکہ بعضے حرف پر کو اسطرح ادا کرتے ہیں کہ اسکے
بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طالب کو بطور طوالب کے پڑھتے ہیں سو یہ غلطی
پر پڑھنے کو عربی میں تفخیم کہتے ہیں اسکے معنی ہیں تخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پر کے
معنی ہیں زیادہ کے اور بھرے ہوئے کے اور موٹے کے جیسے پر قلم بولتے ہیں
یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہیں نہ قریب بضمہ کرنے پر ولہٰذا التفخیم بوقت مضموم
ہونے حرف کے نہیں ہوتی ہے حالانکہ اسوقت میں مائل بضمہ ہونے کی کوئی صورت
نہیں **باب دوم** نون ساکن کے حال میں اور ایسے ہی تنوین کے بصورت
دو زیر یا دو پیش کے لکھی جاتی ہے اور حقیقت میں وہ بھی نون ساکن ہے چار حال ہیں
اِدْغَام - اِخْفَا - اِظْہَار - اِبْدَال ادغام کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے
ملا دینے کو اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یرملون کے حرف میں سے
کسی حرف سے پہلے پڑے اسکو اس حرف میں ادغام کرتے ہیں لیکن لام اور
را میں بے غنہ جیسے لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ لَّدُنَّا مِنْ لَّدُنْہُ لَکُمْ مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ
مِنْ رَّبِّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور یا و م میں جسکا مجموعہ یومن ہے باغنہ
جیسے مَنْ یَّرْغَبُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا

عَمَا خَطِيْئَاتِهِمْ. يَذَرُ مُبِيْنٌ. مَنْ ثَقُلَتْ **فائدہ** قاعدہ یرملون اُنھی نون کے لیے ہے جو آخر میں ہو اور جو بیچ میں ہو جیسے دُنیا و صِنوان تو اسکے لیے یہ قاعدہ نہیں ہے اسکا ادغام نہو گا بلکہ اظہار ہو گا اخفا اُسے کہتے ہیں کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملا کے پڑھیں کہ ادغام تو نہو مگر قریب با دغام ہو جاوے اور علیحدہ گی اُسکے سکون کی ظاہر نہو اور نون مع تھوڑ غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہیں کہ مابعد کے حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھیں کہ علیحدہ گی اُسکے سکون کی ظاہر ہو سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے حرف حلق چھ ہیں ا ھ ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلقی میں مشہور ہے

حرف حلقی شش بود اے نور عین ٭ ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین

مثال مِنْ عِنْدِنَا. مَنْ هُوَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور سوائے حرف حلق کے سب حرفوں کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے جیسے مَنْ فَعَلَ مَنْ كَفَرَ. مِنْ شَكَرَ. مَنْ دَعَاءَ. اَنْفُسَكُمْ. اِنَّمَا رَسُوْلًا فَقَضٰى نَحْبَهٗ. نُنْجِيْكُمْ **فائدہ** قاعدہ اخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے بھی ہے جو کلمہ کے بیچ میں ہو جیسے اَنْتَ اَنْفُسَ میں صُنْعَ میں بخلاف قاعدہ یرملون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہے جیسا کہ ذکر کر دیا ہے **فائدہ** اکثر مصاحف میں علامت اظہار نون کی ۳ نقطے چھوٹے چھوٹے سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھ دیتے ہیں ابدال کہتے ہیں بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین تو جو ب سے ہو م

سے بدل دیتے ہیں جیسے مِنۢ بَعْدِ مَنۢ بَعْدِنَا بَصِيرًۢا بِالْعِبَادِ
يُحْيِيْ بَصِيْرَةً فائدہ اکثر مصاحف میں علامت ابدال کی چھوٹا
سا میم باریک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے ہیں۔

باب ساتواں مد کے بیان میں واو ی کو انکو حرف علت کہتے ہیں یہ تینوں
میں مد ہوتا ہے جبکہ ساکن اور حرکت ما قبل کے موافق ہو یعنے واو کے ما قبل
ضمہ ہو اور ی کے ما قبل کسرہ ہو اور الف کے ما قبل تو ہمیشہ فتح ہوتا ہے
سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہیں سو مدہ کے چار موقع ہیں ایک یہ کہ مد کے
بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ میں جیسے جَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءَ اور اسی کو متصل کہتے ہیں اور
سیاہی سے لکھتے ہیں یا دو کلمہ میں جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
اور ایسے مد منفصل کہتے ہیں اور سرخی سے لکھتے ہیں ان دونوں قسموں کی مد تین
الف کے برابر بڑھاوے اور مد متصل اور منفصل میں جو فرق مشہور ہے کہ متصل
کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرہ قرارت میں یہ بات دیکھی نہیں
گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف
مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ میں یا ساکن حرف
مقطعات میں جیسے الٓمّٓ میں ایسی جگہ بقدر ۳ الف کی مد کرنا چاہیے اور حروف
مقطعات میں لفظ عین جو كٓهٰيٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ میں ہے بھی مد کیا ہے
بقدر تین الف کے اگرچہ عین کی مدہ نہیں ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ
بعد مد کے جو حرف ہو اس پر وقف واقع ہو جیسے عَالَمِيْنَ رَحِيْمِ عِبَادِ
جَنّٰتٍ يَعْلَمُوْنَ هُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کی مد چاہیے

اور اگر بقدر ایک الف کے ہی پڑھے یعنے مد نکرے تو بھی جائز ہے **فائدہ** مد کا بہت لحاظ رکھے اس باب میں تساہل نکرے اتقان میں امام جلال الدین سیوطی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے انکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ بغیر مد کے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسطرح نہیں پڑھایا اُسنے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ فقراء پر مد کرکے اور کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح پڑھایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ مد پڑھنا علیٰ خلافِ ما انزل اللہ پڑھنا ہے **فائدہ** ایک موقع مد کا ہے جسپر وہی لوگ قادر ہیں جو معانی سے واقف ہیں وہ یہ ہے کہ موقع عظمت و جلال میں یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو کرے مثلاً لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب القہّار پر مد کرکے بہیبت و عظمت پڑھے یا آلْـٰٔنَ اِلَّا اِلْيَاسِيْنَ نَعِيْكُوْ اِيْرَاهَا کے الف اور ق کی یے پر مد کرے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے بھی اتقان میں یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے **فائدہ** ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ قرآن مجید میں ۶ جگہ آیا ہے دو آلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام میں دو آلْـٰٔنَ سورۂ یونس میں دو آللّٰهُ ایک سورۂ یونس میں ایک سورۂ نمل میں ہمزۂ استفہام الف لام تعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اس سے یہ مد حاصل ہوا اسلیے یہ منقلب کہلاتا ہے

باب چہارم وقف و وصل کے بیان میں وقف کرتے ہیں ٹھہر جانیکو

اور وصل ملانے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب کا دستور ہے اپنے کلام میں وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع میں مواقع سجع میں لہذا کلام اللہ میں بھی اوقاف واقع ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں اپنے محاورہ اور سلیقہ کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت انکو نشانیاں مقرر کرنے کی نہ تھی جیسا کہ قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی انھیں حاجت نہ تھی بعد ازاں بسبب اختلاط عجم کے سب باتوں کی حاجت ہوئی اوقاف کے لیے علامتیں مقرر کیں کتاب سجاوندی اس باب میں بہت معتبر ہے علامتیں مشہور اوقاف کی یہ ہیں لا ط م ج ز ص دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ کے بیچ میں نقطہ اور حکم اسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی نشانی اور ہو جیسے ط م تو جو اس کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت پر لا لکھا ہو جیسے آیت لا کہتے ہیں تو اسمیں بڑا اختلاف ہے اکثر محدثین اور قرا اس بات کی طرف گئے ہیں کہ وہاں ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کی طرف کہ نہ ٹھہرے اب مشہور قرا میں یہی ہے کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہے مطلق کی وہاں ٹھہرے م علامت وقف لازم کی ہے وہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑھے تو معنے بگڑ جاتے ہیں بلکہ بعضے مواقع پر ایسے معنے ہو جاتے ہیں کہ کفر ہے ج علامت ہے جائز کی وہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے ز علامت ہے جائز کی ہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص علامت ہے مرخص کی رخصت ہے اس بات کی ٹھہر جاوے

یعنے چاہیے تو یوں ہی کہ ملا کے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت ہی اس بات کی کہ چاہیے تو ٹھہر جاوے **فائدہ** اس زمانہ کے حافظونکی عادت ہی کہ نادرص پر بھی خواہی نخواہی وقف کرتے ہین حالانکہ حکم ان دونون کا یہی ہے کہ وصل چاہیے وقف ہوسکتا ہی مگر نکرنا وقف کا بہتر ہی اور صلے مین وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے نسبت ص کے **فائدہ** متاخرین نے بعضے علامتین اور زیادہ کی ہین صلے علامت ہی الوصل اولے کی یہان وصل اولے ہی ق علامت ہے مطلق کی یعنی کہا گیا ہے کہ یہان وقف ہی ان دونون موقع پر بھی نہ ٹھہرنا چاہیے الوصل اولے کے تو یہی معنے ہین کہ یہان نہ ٹھہرنا اولے ہے اور قیل موافق محاورہ عربی کے علامت ہی ضعف کی قصل علامت ہی قد یوصل کی یہان وقف اولے ہی ك علامت كذالك کی اسکے یہ معنے کہ یہان وقف ہی جو اوپر گذرا ہی قف صیغہ امر ہی وقف سی یہان وقف اولے ہی س علامت ہی سکتہ کی اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھدیتے ہین سکتہ اُسے کہتے ہین کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نتوڑے **فائدہ** فقط لا جو کبھی پر لکھتے ہین وہ علامت ہی اس بات کی کہ یہان ہرگز نہ ٹھہرنا چاہیے وہ مقابل ہے م کے کہ م مین وقف لازم ہوتا ہی اور لا مین وصل لازم ہے اگر وہان وقف کرے تو معنے بگڑ جاوین **فائدہ** چند علامتین اور لکھدیتے ہین ھ ع عب خمس تب اب ان علامتون کو وقف سے کچھ علاقہ نہین بلکہ ھ علامت ہی پانچ آیتون کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین کے ہون یا فقط نزدیک کوفیین کے ع اسی طرح کی دس آیتون کی علامت

ہی اور کبھی اُسکی جگہ بھی لکھدیتے ہین عب علامت ہی اس بات کی کہ یہان
دس آیتین ہو چکین موافق شمار بصریین کے ع عشرہ کا ہی اور ب البصریین
کی اور خب علامت ہی اس بات کی کہ موافق شمار بصریین کے پانچ آیتین
ہو چکین خ خمسہ کی ہی اور ب بصریین کی اور تب علامت ہی اثبات
کی کہ یہان آیت ہی نزدیک بصریین کے ت آیت کی ہی اور ب بصریین
کی اور لب علامت ہی لیس بآیۃ عند البصریین یعنی یہان بصریین
کے نزدیک آیت نہین ل لیس کا ہی اور ب بصریین کی خاتمہ چند قواعد کے
کے بیان مین **فائدہ اولیٰ** سات قرائتین جو مشہور ہین نام اُنکے اماموں
جنسے اُن قرائتوں کی سند متواتر ہی یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر مکہ مین ابن عامر
شام مین ابو عمرو بصری مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین قاری یا عی ہین یہ نام مذکور ہین

رباعی در مکہ نخست ابن کثیر ست امام		نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابو عمرو علی دار دنام		عاصم حمزہ کسائی از شام

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرأت انکی
براوت حفص ہندوستان مین مروج ہی **فائدہ ثانیہ** قرآن شریف کے
پڑھنے والیکو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا تعالیٰ کے
حضور مین حاضر ہی اور خدا تعالیٰ اُس سے کلام فرماتا ہی اور خوش الحانی سے
جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس بات کا لحاظ رکھے کہ راگ
راگنی بنائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا جا ضرور اور پیشاب کی حاجت
ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف

کا مستحب ہی اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکیے پر اگر یہ چیزیں نہوں تو جزدان
کو ذرا کر کے اُسکے تلے رکھلے یا جس فرش پر بیٹھا ہو رکھے اور بہتر یہ ہو کہ باوضو
پڑھے اور بے وضو بھی پڑھنا جائز ہی مگر کلام اللہ کا چھونا بے جزدان یا غلاف
علیحدہ کے بے وضو جائز نہیں اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اسکو نہ چھونا
جائز ہے نہ یاد پڑھنا مگر اشباہ والنظائر میں ہی کہ نہانے کی حاجت والی کو اٹھانا
کلام اللہ کا اگر جزدان یا غلاف میں ہو جائز نہیں فائدہ ثالثہ مسلمان کو چاہیے
کہ عادت مقرر کر لے کہ کسیقدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے
رسالہ البیان فی آداب حملۃ القرآن میں بزرگان سلف کی عادتیں مقدار
تلاوت میں نقل کی ہیں جانب کثرت میں ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہی
کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے چار دن میں اور چار رات میں اور ایک ختم روز کی بابت
صحابہ و تابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید
ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہی کہ ہر رات
میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے
تھے تیس رات میں اور تیس دن میں اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور
سات دن میں بے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت
لوگوں کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہیں
کی سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہی یعنی پہلی
منزل سورۂ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ ہی اور تیسری
سورہ یونس ہے اور چوتھی سورہ بنی اسرائیل سے اور پانچویں سورہ شعرا

سے اور چھٹی سورہ والصافات سے اور ساتویں سورہ ق سے حرف شروع ہر
حرف سے حفظ میں شوق حاصل ہوا ہو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جسقدر
پڑھنے پر باطمینان مداومت کر سکے اختیار کرے جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑا
ہو خدا تعالے کو بہت پسند ہوتا ہے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہوا اور حافظ کو
چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید تلاوت کرتا ہو تہجد میں پڑھے صحابہ اور تابعین
اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد میں ہی قرآن مجید پڑھا
کرتے تھے فائدہ رابعہ قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے
کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ میں نیت خالص خداے تعالی کی رکھے نہ نمائش
اور اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور ہو حدیث صحیح میں آیا ہے کہ روز قیامت
خدا تعالی ایک قاری سے کہیگا کہ میں نے تجھے جو نعمتیں دی تھیں انکے شکر
میں تو نے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا میں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا اللہ
تعالے فرمائیگا کہ میرے لیے نہیں پڑھا پڑھایا بلکہ اسلیے کہ لوگ قاری کہیں
سو لوگوں نے کہا پھر حکم فرمائیگا کہ منہ کے بل اسکو گھسیٹ کے جہنم میں
ڈالدو اس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا میں مبتلا ہیں اکثر تجربہ کیے ہیں
کہ ہمیں سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا مگر رمضان میں سنا دیتے
ہیں مقصود یہ کہ لوگ کہیں اچھا حافظ بہت اچھا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ حفظ
کلام اللہ کا فائدہ یہی ہے کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمائش کر کے
اپنی تعریف کرا کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالی ہمیں اور سب مخلصین
کو اخلاق ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالہ قبول فرماوے اور مولف کو عافیت

تا مہ اور نجات عذاب دارین سے عنایت کرے اور احباب اور محبان مؤلف
کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور مرادات انکی حاصل کرے و آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ و آلہ اجمعین

تمام شد رسالہ البیان الجزیل للترتیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضے از فوائد
قرآنی کہ ناچار است مر قاری قرآن را ازان بنہجیکہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ
جزری است بر مشتمل بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ کہ در موضع ہیر دان نوشتہ
شدہ و بلشتار این نواب مستطاب معز الدین خان قاضی عزۃ اللہ اعزہ اللہ فی
الدارین و اعلی درجتہ فی الکونین و جعل التوفیق رفیقہ لعمرہ مع ازدیاد عمرہ و عمر اولادہ
بسطوتہ بودہ و بعد الملقب الاخرے بالقاب السلطان الاعظم والخاقان الاکرم
نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ خلد اللہ ملکہ بخطاب قاضی خان از انکہ ہمگی ہمت سامی
ہمت ایشان بموجب حدیث قدسی یقال الرب سبحانہ تعالی من شغل القرآن
عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین و در حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بتلاوت قرآن مصروف گشتہ بنابرآن
فقیر حقیر نور الدین محمد بن القاری المحقق برای ہمین معنی از بہرہ یابی اعداد و قبول نمود
سعیہ و افادہ وجعل عاقبتہ بالخیر والسعادت و نام این رسالہ المقصود القاری
نہادہ شدہ امید کہ ہرکہ این رسالہ را فہمیدہ خواند و در عمل در آرد تواند کہ
قرآن را صحیح بخواند انشاء اللہ تعالی انہ الموفق لمن یشاء

بکلمته والمیسر بکل عسیر بکمال قدرته مقدمه در بیان مخارج حروف
بیست و نه گانه و بعضے از صفات ضروریه آن چنانچه همزه از پایان حلق
جانب سینه است الف از هوای حلق و دهن ها از بهر دو لب تا از سر زبان
و بیخ ثنایای علیا که دو دندان پیش از جانب بالا است ثا از سر زبان و سر
ثنایای علیا جیم از میانه زبان حا از میانه حلق خا از نای حلق
که جانب زبان است دال با ذال با ثای مثلثه سا از کناره سر زبان
و بیخ رباعیه و ناب و ضاحک که سه میان ثنایای علیا و دندان کرسی است
شا از سر زبان و سر ثنایای سفلے سین با زا از شین با جیم صاد با سین ضاد
از تمام کناره زبان تا آنکه متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ
یا راست طا نیز با تا ضا ایضا با ثای مثلثه عین با حا غین با خا فا از
سر ثنایای علیا و شکم لب پایین قا از اقصای زبان از جانب حنک اعلی
کاف فروتر از آن لام با را میم با بای موحده تحتانی نون
با را واو غیر مده از هوای لب و مده از جوف مجهول الف ها با همزه یا غیر
مده ایضا با جیم مده از جوف بیان صفات ضروریه و از این جمله چهار
حروف مطبقه اند صاد ضاد طا ظا باقی همه منفتحه و باز از همه این حروف بیست
و نه گانه هفت حروف مستعلیه که مفخم اند یعنی پر فراهم که باشند و الفی که متصل
اینها باشد نیز مفخم است و مجموع این در این کلمات است خص ضغط
قظ باشد باقی همه مستفله که مرقق اند یعنی باریک مگر لام اسم الله که
دارد چنانچه بیاید ان شاء الله تعالی و الفی که متصل بحروف مستعلیه با ثنایا…

یا یا بخوانند و باز از مجموع حروف تہجی ہشت حروف شدیدہ اند یعنی سخت آن در
کلمات است اجد قط بکت باشد و باقی ہمہ رخوہ اند یعنی نرم مگر پنج حروف
کہ بین بین یعنی میان سخت و نرم و مجموعہ این کلمات لن عمر است **فصل اوّل لام**
اسم و فعلیکہ لفظ اللّٰہ و اللّٰھم باشند باید باشد اگر بعد از فتحہ و ضمہ واقع شود مفخم است
مثل قال اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ و سبحانک اللّٰھم و اذ قالوا اللّٰھم
و بعد کسرہ مرقق مثل بسم اللّٰہ و قل اللّٰھم **فصل دوم** و لام ساکن دو
حالت دارد ادغام و اظہار اگر بعد از وے لام یا را آید ادغام است مثل ھل لکم
و بل ربکم و اگر نہ اظہار مثل الحمد للّٰہ رب العالمین و رب الملائکۃ
فصل سوم میم ساکن سہ حالت دارد ادغام و اخفا و اظہار اگر بعد از وے
میم آید ادغام مثل منھم کلم اللّٰہ و اگر با آید اخفا مثل و ما ھم بمؤمنین
و اگر نہ اظہار مثل الحمد للّٰہ و انعمت علیھم **فصل چہارم** نون ساکن
و تنوین چہار حالت دارد اظہار و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد ایشان یکے از
حروف حلقی آید اظہار مثل من اٰمن و منھم و من حفیظ و من علیھم
و من خاف و من غل و عذاب الیم و نحو ذالک و حروف حلقی شش است
درین بیت سہ حرف حلقی شش بود ای نور عین ۞ ہمزہ ہا و حا و
خا و عین غین ۞ و اگر بعد ایشان یکے از حروف یرملون آید ادغام شود و آن
دو نوع است ادغام بے غنہ و با غنہ و اگر بعد ایشان از حروف یرملون را
یا لام آید ادغام بے غنہ و با غنہ مثل من ربھم و من لدنہ و ثواب
الرحیم و اندادا لیضلوا و در باقی حروف کہ جامع آن کلمہ ینمو است

او غام با غنہ واگر در دو کلمہ باشد مثل مَن یَّقُول و من وال و عن ماد من
نور ولقوم یومنون وترابا وعظاما و سرابا من خمید وخیر
نزلا واگر در یک کلمہ باشد اظہار باید کرد مثل دنیا وبنیا وصنوان
وقنوان واگر بعد از وے با آید قلب بامیم باید کرد مثل من بعد ھنیئا
وبغیا بینھم و در حروف باقیہ اخفا چنانکہ با غنہ ادا باید کرد و مخرج
غنہ خیشوم ست کہ دماغ باشد مثل ومن تاب وجنات تجری ومن
ثمرۃ وصبا ثم الی غیر ذلک وحروف اخفا پانزدہ اند ت ث ج د ذ ز
س ش ص ض ط ظ ف ق ک فصل تفخیم راے متحرک بفتحہ و ضمہ مفخم
ست و بکسرہ مرقق و راے ساکن غیر وقفے اگر بعد از فتحہ باشد مفخم ادا
کردہ شود مثل برد او انظر الی الطعام و بعد از کسرہ تفصیلے دارد یعنی
اگر بعد از کسرۂ اصلیہ متصل واقع شود و بعد از کسرۂ عارضی باشد مانند
ارجعوا و بعد کسرہ منفصل مثل رب ارجعوا یا بعد از وی حرفی از حروف مستعلیہ
باشد مثل مرصاد و قرطاس و فرقۃ مفخم ادا کردہ شود و در کلمۂ فرق
کالطود العظیم در سورۂ شعرے دو وجہ است ترقیق و تفخیم و راے
وقفی چون بعد از فتحہ یا ضمہ واقع شود مستقر و دسر را تفخیم باید کرد و بعد از کسرہ
ترقیق قد قدر واگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن مثل خیر و خلیر
مرقق است والا نظر با قبل او باید کرد اگر ما قبل او مفتوح است یا مضموم
مثل قدر و کفر تفخیم باید خواند مگر در کلمۂ واللیل اذا یسرا
در سورۂ والفجر کہ در آن دو وجہ است اما ترقیق اولی است کما فی النوبری

الطیبة للشیخ محمد الجزری رحمة الله و اگر مکسور است باریک مانند سحر نگر در دو کلمه
کرآن بهمین دو قطر است که درین جا دو وجه است لیکن اولی در مصر تفخیم است
و در قطر ترقیق و فصل ششم اگر بعد از حروف مده که الف ساکن ما قبل
مفتوح و واو ما قبل مضموم و یای ساکن ما قبل مکسور است همزه واقع
شود خواه در یک کلمه که آنرا مد متصل نامند چون اولئک و سوء و جیء
و خواه در دو کلمه که آنرا مد منفصل خوانند چون بما انزل و قالوا امنا
و فی انفسکم افلا تبصرون پس امام عاصم در ان هر دو نوع مقدار چهار
الف مد می کشند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواه مشدد
مثل ولا الضالین و اتحاجونی و خواه مخفف مانند مد اتا فواتح سور
کالم و المص و الر و المر و کهیعص و طسم و یس و ص و حم و حم عسق
و ق و ن است نزد جمیع قراء مقدار سه الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف
مده سکون عارضی که بسبب وقف عارض شود در مانند یوم الدین
و سریع الحساب و یوقنون پس در ان جمیع قراء را سه وجه است مد سه الفی و
الفی و یک الفی که عبارت از طول و توسط و قصر است چون موقوف علیه همزه
باشد مانند کما امن السفهاء پس در ان مد سه الفی و دو الفی و یک الفی رواست
از برای آنکه همزه نیز شبیه مد است و آن موجود است خاتمه بدانکه دانستن و
خواندن قرآن بتجوید که آن عبارت از ادای حروف است حق آن حروف
فرض عین و لازم است بر هر کس که قرآن خواند از برای آنکه تجوید نازل شده
و همچنین از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بواسطه اساتذه رسیده

بلا سیده لیس تارک آن آثم باشد و تا خواند لیس اولی ست از خواندن او چنانکه
در شرح مقدمه محمد جزری آورده اگرچه فقهائے عظام بسبب آنکه نماز فرض عین ست
در زلت وخطا کردن بعضے جا از تجوید و سنت کرده نماز جائز داشته اند اما تارک
امامت این چنین کس فرموده اند معلوم ست که بعضی خطا در زلت فعلے باشد که
نه باختیار از کسے که دانا ہے آن باشد صادر شدن است نه آنکه چیزی را که ندانسته
او را زلت گویم چنانکه در وسیلة السعادت که یکے از کتب فقه معتبر ست آورده که کسیکه
ادائے حروف و رعایت قواعد قرآنی عاجز باشد برو لازم است که باقی عمر در جهد
در و در تعلیم آن بکوشد و الا نمازش جائز نیست کما فی الفتح القدیر المعروف بابن الهمام
شرح الهدایه و در تجویز نماز چون تلاوت قرآن نفل است و ادائے آن فرض
پس روا نیست که فرض را از برائے نفل ترک کند چنانچه در فتوای کبیر آورده
است و او عبارت از کر غلطی قواعد قرآن است از استادان ماهر کما
فی الدقائق المحکمه شرح المقدمة للشیخ الامام محمد بن الجزری و الانقار حی قرآن هم
و داخل حدیث نبوی صلی الله علیه وآله وسلم رب قاری القرآن
والقرآن یلعنه میشود چنانکه در شرح مقدمه ابن المصنف آورده که چو کسی
خود را ازین نفل محروم سازد که سبب قرب الله تعالی باشد چنانکه امام احمد
حنبل مراتب الله تعالی را در خواب دید و پرسید که بار خدایا چه باشد که سبب
آن تقرب بحضرت تو توان کرد حکم شد که بکلام ما ای احمد عرض کرد یا رب با فهم یا بی
فهم حکم شد با فهم یا بی فهم چنانکه در احیاء العلوم آورده که اگر قرآن ایستاده
در نماز بخواند بمقابله هر حرفی صد حسنه عطا میشود و اگر نشسته بخواند پنجاه حسنه و در

غیره نماز گزارد با وضو باشد بیست و پنج حسنه و بی وضو و خشوع کما فی کثرة الصبا [illegible]
دیگر بعضے آداب در دیباچهٔ این رساله نوشته شده است و نیز باید دانست که قرآن مجید
از قراءت سبعه است بلکه عشره که از درگاه باری تعالی منزل شده اگر حرفی از آن
کم و زیاده کند کافر گردد و شهرهٔ قراءت سبعه از این است که از خلفاء راشدین
از بعض مردم در خواندن قرآن غلط واقع شد پس اتفاق اکابران [illegible]
افتاد که هزاران قرآن در شهرها که مصحف امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه
باشد از روی آن مصحف تعلیم کند مسلّم و الا معتبر نباشد پس امام نافع را در مدینه
منوره مطهره و امام کثیر را در مکه معظمه و امام ابو عمرو را در بصره و امام ابن عامر را در
شام و امام عاصم و امام حمزه و امام کسائی را در کوفه قرار دادند و هر یکی
از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم با ایشان بواسطهٔ المقداد [illegible]
تعلیم کردند و این سبب شهرهٔ ایشان گشت و این رباعی جامع شهرهای ایشان است

رباعی در مکه نخست ابن کثیر است امام
در بصره ابو عمرو [illegible]
نافع ز مدینه ابن عامر از شام
عاصم و حمزه و کسائی از کوفه تمام

چنانکه قراءت امام عاصم بروایت ابو بکر و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه
امام نافع بروایت قالون و ورش و در مکه قراءت امام ابن کثیر بروایت بزی و قنبل
در بصره قراءت امام ابو عمرو بروایت دوری و سوسی در شام قراءت امام ابن عامر
بروایت هشام و ابن ذکوان در کوفه قراءت امام عاصم بروایت ابو بکر و حفص قراءت
امام حمزه بروایت خلف و خلاد و قراءت امام کسائی بروایت ابو الحارث و دوری [illegible]
باقی و سبب رواج قراءت امام عاصم درین دیار آنست که حضرت امام اعظم [illegible]

امام عاصم بوده اند مردم این دیار بمذهب ایشان اند و این قراءت بمردمان ازیشان
رسیده و حضرت امام همین قراءت اکتفا کرده اند از برای آنکه حضرت ایشان غیر از
علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در صلوة مسعودة آورده و رموز قراءت
بطریق امام شاطبی ازین بیت بدری آید شعر ابج دهز حطی کلم نقص فقد
ثرا ست کل اما و حرف رمزها تحصلا ز یعنی الف امام نافع ب قالون
ج ورش د ابن کثیر ه بزی ز قنبل ح از امام ابو عمرو ط دوری
ی سوسی ک امام ابن عامر ل هشام م ابن ذکوان ن امام عاصم ص
ابوبکر ع حفص ف امام حمزه ض خلف ق ابو عیسی خلاد ر امام
کسائی س ابو الحارث ت دوری فقط الله تعالی اعلم قد تم بفضله الاعظم

نظم وقوف قرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه وقوف منازل قرآنست از برای استراحت نفس چون قاری را لابد بود
از وقف کردن باید که بر موضعی وقف کند که سخن تمام گردد از برای آنکه وقف قطع سخن
است بعد آن پس اگر قطع جای کند که کلام متصل باشد یا وصل جای کند که کلام منفصل
باشد متغیر و معکوس شود و نام مفهوم گردد بلکه بعض جا کفر لازم آید پس لازم که خوب
فهمیده قرآن بخواند که در خطا نافتد و این نظم را رعایت کنند که از خطا باز ماند نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون	تا ترا او در وقف باشد رهنمون
میم وقف لازم است مگذر ازو	گر گذشتی بیم کفر هست اندرو
طا چو وقف مطلق آمد مر ترا	مگذری زو هر کجا یابی مرا

هم جائز مگذری ز وهم ره راست — لیک استادن در او بهتر است
ذا مجرا استی بجز در خور است — لیک بگذشتن ازان اولی تر است
ضاد و راو عین ضمه حفص خوانده اند — جمله قرا در تنفس مانده اند
قاف وقف لیکن هرکجا باشد دران — قبل پنداری میان واقفان
گر بیاید قلی توصله در وجه ایشان — وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان
وقف کن هرجا که آیت بنگری — دگر بیش یا لے حرف بگذرے
خطا با خفا داده اند اینجا بدان — گر علامت ظا بود اظهار دان
گفت عالم چند بیتی در وقوف — عفو کن نزد اینقدر بوده وقوف
ختم شد نعمت گر بش یادش کنے — در بخوانی فاتحه شادش کنے

و علامت پنج آیت هر و علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و هر که بصریان آیت
نوشته اند بخلاف آنجا این علامت نوشته اند لب و علامت پنج آیت خب
و هرجا که نزد بصریان عشره است این شکل نوشته اند ع عشر عند البصریین و
هرجا که آخر قصه است یا سخن تمام است یا امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه در
نماز جمعه آنجا رسیده است و برکوع رفته است این شکل نوشته است یعنی
رکوع عثمان رضی الله عنه و عدد آیات رکوع بحساب هندسه با حرف علی نوشته اند

تمام شد رساله مقصود القاری

منظم خوش بیان

آیت قرآن که خوب و دلکش اند — شش هزار و شش صد و شصت و شش اند
یک هزارش وعده و یکی وعید — یک هزارش امر و یک نهی شدید

یک هزار او مثال اعتبار
با نصد بخش حلال است و حرام
شصت و شش را است منسوخ از حساب
یکصد است و چارده سوره دران
گفت یک حرف فقیهی هوشمند
گفتمش بشنو به من ای با نداز
رقم شش چهار باز نویس
نصف اول ز چار منسوخ است
سدس تسبیح و پنج سدس دگر
باقی و عده و وعید و مثل

ایضاً

یک هزار شش قصه های بشمار
صد از ان تسبیح صبح و ورد شام
در عمل نه در قرائت نه کتاب
چارده سجده و گرده وقف دان
لفظ افند در کلام افند چند
دو هزار و پانصد و هشتاد و چار
بهر تفصیل آیت قد آن
اولین نصف دوم شش گردان
حل حرمت نموده اند بیان
قصص و امر و نهی در یکسان

۶۶۶۶
۶۶ منسوخ
۶۶۰۰ تفصیل
۶۰۰ بدین تفصیل ۶۰۰ بدین تفصیل

آیت وعده ۱۰۰۰ آیت وعید ۱۰۰۰ آیت تسبیح ۱۰۰ آیت حلال ۲۵۰
آیت مثل ۱۰۰۰ آیت قصص ۱۰۰۰ آیت حرف
آیت امر ۱۰۰۰ آیت نهی ۱۰۰۰

فائده منقول است از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش هزار و شش صد و شصت اند چهار صد آیت در تعویذات

است و یک هزار و دو صد در شرائع اسلام و یک هزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص و چهار صد در معاملات است و یک هزار و صد در جرائم و یکهزار در زبان رزق و هشتصد در جهاد و یا لفصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح ﴿ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین﴾

منتخب قصیدة المقری

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا و مدح خدا — نعت پیغمبر و رسل ها را

بشنو این چند بیت تا گردے — مطلع بر قواعد قرا

نون تنوین نون ساکن را — چار حال است با حروف هجا

اول ادغام و دیگرے اظهار — سومی قلب چارمی اخفا

هست در حرف یرملون ادغام — غنه در واو میم و نون با یا

هست در شش حروف حلق اظهار — حرف قلب است با چه اشتبا

در حروف بقیه اخفا ساز — گر شود غنه هم در و پیدا

لام الله را بکن تفخیم — فتح و ضم قبل او بگیرد هما

ور بود کسره پیشتر زان لام — چون قبل الف کن رقیق ادا

را چو مفتوح گشت و یا مضموم — ساز تفخیم تا رسے ز خطا

راے مکسور را بکن ترقیق — چونکه ساکن بود منظر بگشاد

بین که ما قبل گر بود مفتوح — یا که مضموم همچو مرسیها

ساز تفخیم ور بود مکسور — غیر ترقیق نیست هیچ روا

گر آید هم که بعد او آید
همچو قرطاس و فرقه مرصاد
یا که آن کسره عارضی باشند
یا بود کسره در دگر کلمه
که به تفخیم اندرین شد حال
حرف مد است و او یا و الف
همزه چون بعد حرف مد آید
چون شود حرف قلقله ساکن
قطب جد حرف قلقله میدان
در یکی از حروف جوف آید
میل ده میم را بجانب ضم
یازده سوره است در قرآن
فاتحه قارعه قمر رحمان
سوره الحاقه علق فاطر
بینه با قتال و الهیکم
سجده در رعد و نحل و سبحان الذی
باز در نجم شد و انشقتا
باز در سجده ص لیک شمار
بهر عبد الرؤف کردم نظم

چون یکی از حروف های استعلا
شد تفرق و قبول از علما
مثل ارجع و بافضائها
متصل و رب ارجعون خذ بدا
کرده اجماع جمله فضلا
همچو یوصی بها و او دینا
بد نکش صاف بی بلحن و خطا
جنبشش ده ولی لحسن ادا
هست قوت حفظ ضعفه استعلا
از پس میم ساکن ای دانا
مثل کنتم بها و هم فیها
که در وصل اسهل است اولی
کهف و انعام و انبیا و سبا
در نه و دیگر است قطع بنزا
عبس و تبت و ویل و دیلا
علق و حج لیک در اولا
ص و اعراف و ما بها طرا
جمله واجب بگفتن حق ثنا
لبقایات حضرت مولا

تا شود مستفید از این ابیات | حق رسانند مقصد اقصا

تمام شد قصیدۃ القراۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر بھلائی پرہیزگارونکا
اور درود اور سلام اللہ اوتارے اپنے رسول پر جنکا نام مبارک محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور اونکے ساری آل واصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک
رسالہ ہے کہ علاقہ رکھتا ہے تجوید کے قاعدون سے پہلی فصل اظہار
کے بیان مین جانو کہ نون ساکن یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس
اوے تب اس نون اور تنوین کو اظہار کرکے پڑھین یعنے زبان سے
ادا کرین اور حرف حلق کے یہ ہین ا ہ ع ح غ خ جیسے مِنْ اٰمَنَ سُوفَ
يُنْئَوْنَ مِنْ هَادٍ سَلٰمٌ هِيَ مِنْ عِلْمٍ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَإِنْ حَكَمْتَ
عَفُوًّا حَلِيمًا مِنْ غِلٍّ عَزِيزٌ غَفُورٌ مِنْ خَيْرٍ قِرَدَةً خَاسِئِينَ
دوسری فصل اخفا کے بیان مین اور اخفا کرکے پڑھین یعنے
زبان پر نہ ظاہر کرین پوشیدہ کرکے ادا کرین نون ساکن اور تنوین کو
غنہ کے ساتھ یعنے ناک مین آواز لیجاکے ادا کرین جب وہ پاس آوے
ان پندرہ حرفون کے ت ث ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف ق ک
يَنْطِقُونَ لَنْ تَنَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَلْقَى اللَّيْلِ سَاعًا
أَنْجٰىكُمْ مَنْ جَاءَ وَعْدًا فَاجِرًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ دَكًّا دَكًّا
مَنْضُودٍ صَوَاعًا ذٰلِكَ يُنَزِّلُ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا مِنْ سُوءٍ بُشْرًا

سَوَّیٰا مِنْ شَیْءٍ لِنَفْسٍ شَیْئًا مِنْ صَیَاصِیْھِمْ رِجَالٌ

صَدَقُوْا مِنْ ثَمَرَةٍ قَوْمًا ضَالِّیْنَ مِنْ ظُهُوْرِهَا قَوْمًا

ظَالِمِیْنَ قَوْمًا طَاغِیْنَ مِنْ طِیْنٍ مِنْ فِئَةٍ کِتَابًا قَدْ وَقُوْا

مِنْ قَرَارٍ شَاعِرًا قَلِیْلًا مَنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ کَانَ

تیسری فصل بائے قلب یعنی ایک حرف کو دوسرے
حرف سے بدلا کرنے کے بیان میں اور جب نون ساکن یا تنوین کے
پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین میم ہو جاوے مگر وہ میم پوشیدہ
پڑھی جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح مِنْ بَعْدُ اَلِیْمٌ بِمَا کانوا چوتھی فصل
میم ساکن کے بیان میں جب میم ساکن با کے پاس آوے تب جائز ہے اخفا
یعنی پوشیدہ پڑھنا اسکا جائز ہے اظہار یعنی ظاہر پڑھنا اسکا اور اخفا
کر کے پڑھنا بہتر ہے جسطرح وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور جب میم ساکن میم کے
پاس آوے تو ضرور ہوا ادغام یعنی ایک کو دوسرے میں ملانا غنہ کے
ساتھ جسطرح فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور جب میم ساکن با اور میم کے سوا اور
حرف کے پاس آوے تب اظہار کر کے پڑھی جاوے خصوصاً جب واو
اور فا کے پاس آوے جسطرح عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ لَعَلَّهُمْ پانچویں
فصل غنہ کے ساتھ ادغام کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین یا
اور نون اور میم اور واو کے پاس آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون
اور میم اور واو میں ملا کے غنہ کے ساتھ پڑھے جاویں جسطرح اَنْ یَّضْرِبَ یَوْمَئِذٍ
یَقُوْلُ مَنْ یَّشَاءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ مِنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

جیسے وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ اور جو اُسکے مانند ہیں مگر صِنْوَانٌ بُنْیَانٌ اور دُنْیَا
اور قِنْوَانٌ ادغام نکریں اور واجب ہے غنہ مبہم اور نون میں جب
دو نون مشدد ہوں جسطرح ثَمَرَةٍ مِّنْ ثَمَرَاتِ الْجَنَّةِ اور جو اُسکے مانند ہیں

چھٹی فصل ادغام بلا غنہ کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین
را اور لام کے پاس آویں تب نون ساکن اور تنوین را اور لام میں بغیر
غنہ ادغام کیے جاویں جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مِنْ لَّدُنَّا هُدًى
لِّلْمُتَّقِیْنَ

ساتوین فصل بیان میں ادغام مثلین کے مثلین کے معنے
ہیں ایک ہی حرف دو بار پاس پاس آوے ادغام کیا جاتا ہے سب حروف
ساکن اپنے مثل میں یعنے ایک ہی حرف دو بار آوے پہلا ساکن ہو اور
دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک میں ملجاوے جسطرح فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ مَا كَذَبَ صَلَكَ اَيْنَمَا تُوَجِّهْهَا
اور جو اُسکے مانند ہیں مگر اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ یَوْمٍ کے بیچ میں
ادغام نہ ہونا اسواسطے کہ ایسے مقام میں ادغام ہونے سے اُس حرف کے
مدہ ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اسیواسطے ایسے مقام میں ادغام درست
نہیں ہے فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہیں یعنے واو الف یا ساکن اور
اُسکے پہلے حرف کی حرکت اُسکے موافق یعنے واو ساکن کے پہلے ضمہ اور الف
کے پہلے فتحہ اور یا ساکن کے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا لَنَا فِیْ تو ایسے مقام
میں جو ادغام کریں تو مدہ باقی نہ رہے اُسکی صورت کچھ اور ہو جاوے مثلاً
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا میں ادغام کریں تو اٰمَنُوّ ہو جاوے اور فِیْ یَوْمٍ میں ادغام

کریں تو فی ہو جاوے آٹھویں فصل بیان میں ادغام متقاربین اور متجانسین کے یعنے وہ حرف جنکا مخرج پاس پاس ہو انکے ادغام کے بیان میں ادغام کیا جاتا ہے تا کا طا میں جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہے طا کا تا میں جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَ اور ادغام کیا جاتا ہے دال کو تا میں جسطرح أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا مَا عَبَدْتُمْ كَذَّبَتْ اور ادغام کیا جاتا ہے ذال کا ظا میں جسطرح إِذْ ظَلَمُوا اور لام را میں جسطرح قُلْ رَبِّ بَلْ رَانَ اور جو اسکے مانند ہیں اور بَلْ رَانَ میں حفص کی روایت میں ادغام نہیں ہوتا ہے یعنے حرف کو ظاہر پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مَنْ رَاقٍ میں بھی ادغام نہیں ہوتا حفص سے روایت ہے کہ با میم میں اور ثا ذال میں ادغام کیا گیا فقط عاصم کے نزدیک جسطرح يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا يَلْهَثْ ذَٰلِكَ نویں فصل را کے تفخیم یعنے پر پڑھنے اور را کے ترقیق یعنے باریک پڑھنے کے بیان میں را پر پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہے جسطرح رَبَّنَا رُزِقُوا اور باریک پڑھی جاتی ہے جب مکسور ہوتی ہے جسطرح رِجَالٌ بُرِزَتْ پر پڑھنا اور باریک پڑھنا کب ہے جب را متحرک ہو یعنی اسکو فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را ساکن ہوگی تب اسکا یہ حال ہے کہ اگر را ساکن ہوگی اگر ما قبل اسکے فتحہ یا ضمہ ہوگا تو پر پڑھی جاویگی جسطرح قُرْآنٍ قَرْيَةٍ أُرْنَا اور اگر را ساکن ہوگی اور ما قبل اسکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاویگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ مگر جب ما قبل را ساکن کے کسرہ عارضی ہوگا یعنی اصل میں وہ کسرہ نہ ہوگا بیچ میں آ گیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن تھا ہوگا پیچھے سے اسکو کسرہ ہوا ہوگا تو اسوقت وہ پر

پڑھی جاویگی جسطرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا اور اگر را ساکن جسکے ماقبل مکسور ہے
حرف استعلا ہے پاویں اور حرف استعلا کے سات ہیں ان الفاظ میں سب جمع
ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ تب بھی وہ را پُر پڑھی جاویگی جسطرح قِرْطَاسٍ فِرْقَةٍ مِرْصَادًا
فِرْقٍ کی را پُر اور باریک پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے
کہ پُر پڑھینگے کیونکہ را کے بعد حرف استعلا کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ باریک
پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہے اسواسطے کہ را کے پہلے بھی
کسرہ ہے اور را کے بعد بھی کسرہ ہے لیکن پُر پڑھنا لوگوں کا معمول ہے اور
اگر ماقبل را کے یائے ساکن ہو تو وقف میں وہ را باریک پڑھی جاویگی
جسطرح خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ اور اگر اسکے ماقبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور
اس ساکن حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاوے جسطرح اَلْقَدْرِ
اَلْیُسْرِ بِحَجِّ الْاَمْرِ اور اگر اس ساکن حرف کا ماقبل مکسور ہو تو را
باریک پڑھی جاوے جسطرح ذِکْرٌ شِعْرٌ اور سوا اسکے دوسری فصل
لام کے باریک اور پُر پڑھنے کے بیان میں لام سب مقام میں باریک
پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ میں پُر پڑھا جاتا ہے سو کب کہ جب اسکا ماقبل
مفتوح یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰهُ يُحِبُّ خَتَمَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ
لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ اور مانند اسکے اور اگر اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک
پڑھا جاوے خواہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں ملا ہے جسطرح
بِاللّٰهِ لِلّٰهِ اور خواہ وہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں نہیں ملا ہے
اور ماقبل لفظ اللہ کے ہو جسطرح اٰيٰتِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اور سوا اسکے گیارھوں

فصل ہائے ضمیر کے بیان میں یعنی جو ہا اشارہ کے واسطے آتی ہو اور اس ہا کے معنے اس ہوتی ہیں سو اسکا بیان یہ ہے کہ قاری قرآن کے وصل کرنے میں یعنے بلاتے ہیں ہا کو جسوقت کہ ہا کا ما قبل اور ما بعد کا حرف متحرک ہے یعنی اسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہوا اور ملانے کی حقیقت یہ کہ اس ہا میں اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کریں اگر ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کریں اور یا و واو زیادہ کریں سو مدہ ہوا اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح لَہٗ بِہٖ اور اگر ہا کے ما قبل کا حرف ساکن ہو گا تو نہ بلاوینگے جسطرح عَلَیْہِ فِیْہِ مِنْہُ مگر ابن کثیر اس صورت میں بھی ملاتے ہیں اور حفص بھی انکے موافق ہیں فقط فِیْہٖ مُہَانًا میں اور بعضے کلمے میں نہیں ملاتے ہیں کیونکہ اصل میں یہ ہے جسا کہ کلمہ میں تو ہا کے پہلے ساکن ہے حرکت نہیں ہے حرف شرط کہ آنے سے الف گرا ہے تو حقیقت میں ہا کے پہلے سکون ہے اسیطرح جو سورۂ ہود میں نفقہ اور لکم ثلثۃ سورۂ مریم میں اور لکم بینۃ سورۂ علق میں ہے انہیں بھی نہیں ملاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہیں ہے بلکہ اصل لفظ کی ہا ہے اور ملاتے ہیں مانند یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ نُوَلِّہٖ نُصْلِہٖ کے لفظ میں اور جو اسکے مانند ہے فائدہ اور مصنف رحمۃ اللہ نے ایک حرف کو مفصل نہ بیان کیا اور پڑھنے کے اشارہ سے پوچھا گیا اسواسطے اسکا ذکر چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہو گا تو پڑھنے والے نہ ملائیں گے بلکہ اس ساکن حرف میں ہا خود ملجاویگی جسطرح بِہِ اللّٰہُ لَہُ الرَّسُوْلُ وَحْدَہُ

اغتماد ذنت بارھویں فصل قلقلہ کے حرفوں کے بیان میں

اور حرف قلقلہ کے پانچ ہیں ان دونوں لفظ میں سب جمع ہیں قطب جد

بیان قلقلہ کا ان حرفوں میں مضمر ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہوں خواہ
یا درمیان میں تو قلقلہ کیا جاوے جس طرح یقتلون قطبا یجعلون یدخلون
اور اگر حرف قلقلہ کا وقف میں ہے یا آخر میں ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا جاوے
جس طرح خلاق صراط عذاب محیط شدید فائدہ اور قلقلہ اسواسطے
نام ہوا کہ ان حرفوں کے ادا کرنے کے وقت میں گویا زبان کو جنبش
ہوتی ہے خاص کر وقف کی حالت میں اور قلقلہ کے معنی لغت میں آواز
کے جنبش دینے کے ہیں خلاصہ یہ کہ حرف قلقلہ کو سکون اور وقف
کی حالت میں ذرا سی حرکت دیتے ہیں اسقدر کہ تشدید نہ معلوم ہو
اور نہ اسقدر حرکت دیں کہ سکون جاتا رہے اور پوری حرکت ہو جاوے
یہ باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہے تیرھویں فصل حروف استعلا
کے پر پڑھنے کے بیان میں حرف استعلا کے سات ہیں خ ص ض
غ ط ق ظ جیسا کہ اوپر گذر چکا استعلا اسواسطے نام پڑا کہ انکے ادا کے
وقت زبان منہ کے اندر اوپر کی طرف اونچی ہوتی ہے سو استعلا کے حروف پر پڑھے جاوینگے
خاص کر انمیں سے جو حروف مطبقہ ہیں زیادہ پر پڑھے جاوینگے اور مطبقہ
حرف چار ہیں ص ض ط ظ انکو مطبقہ اسواسطے کہتے ہیں کہ ان حرفونکے
ادا کرتے وقت زبان اوپر کے تالو میں لگتی ہے چودھویں فصل مد کے بیان
میں حرف مد کے تین ہیں الف واو یاے ساکن اور ماقبل کی حرکت انکے
موافق یعنی الف کے ماقبل کو فتحہ اور واو ساکن کے ماقبل کو ضمہ اور یای ساکن
کے ماقبل کو کسرہ ہے سو حرف مد کے پاس ہمزہ آوے اور دونوں ایک لفظ میں

ہوں تو سب مد کیا جاوے اور اس مد کو متصل اور مد واجب کہینگے جسطرح
اُولٰٓئِكَ مَلٰٓئِكَةٌ جَآءَ وَشَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءٌ اور جو اسکے مانند ہو اور اگر وہ ہمزہ
ایک لفظ میں ہو اور حرف مد کا دوسرے لفظ میں تو اس مد کو منفصل کہینگے
اور منفصل میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں جسطرح بِمَآ اُنْزِلَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
[illegible] اور جو اسکے مانند ہو فائدہ متصل اور منفصل کو جو
الفوں کے برابر کھینچتے ہیں اور الف کا اندازہ یا تو معتبر قاری کی قرأت
کے سننے سے معلوم ہوتا ہے یا انگلی بند کرنے سے یعنی ہر الف کے واسطے
ایک بار انگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الف کی مد میں چار بار انگلی بند
کرے اور تین الف کی مد میں تین بار اور ایک الف کی مد میں ایک ہی بار بند
کرے اور قصر کا اندازہ ایک الف برابر کھینچنے کا ہے اور جب حرف مد کے پاس
حرف مدغم یعنی مشدد آوے تو اس مد کو مد ضروری اور لازمی کہینگے جسطرح
وَلَا الضَّآلِّيْنَ حَآجَّةً وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اور جو مانند اسکے
اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت میں باقی رہے اور جسکا سکون وصل یعنی آگے ملا کے پڑھنے
میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مد کیا جاوے اور اسکو مد لازمی
کہینگے جسطرح آلْئٰنَ مٓ اللّٰهُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہے یعنی
آلْئٰنَ سے لام کو آگے نہیں ملاتے اور دوسری مثال وصل کی ہے
یعنی مٓ اللّٰهُ سے لام کو ساکن کر کے آگے ملاتے ہیں جیسا کہ تشدید پڑھنے کا
دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جسکا سکون وقفی

ہو یعنے ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونوں حالت میں اسکا سکون جدا نہو تو
اسکو مد لازم مخفف کہتے ہیں جسطرح الٓمٓ الٓمٓرٓ صٓ قٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ اور یہ
بکرنیکا سبب سکون ہی تو تھا بند ہو یعنے ان حرفوں میں جنمیں مد ہو حرف مدہ
کا ہوا اور اسکے بعد سکون ہو جسطرح لام میں الف حرف مدہ کا ہوا اور میم پر
سکون اور سین میں یا حرف مدہ کا اور نون پر سکون اور نون میں واو
حرف مدہ کا اور نون پر سکون تو ان حرفونکا سکون ہرگز جدا نہیں ہوتا چاہے
وقف کرو چاہے ملا کے پڑھو جسطرح نٓ وَالْقَلَمِ ن وَالْقَلَمِ دونوں طرح
پڑھنے میں حرف نون کے آخر میں جو نون ہے اسکی آواز میں سکون رہتا
پایا گیا اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت میں باقی رہے اور وصل کی حالت میں نہ باقی رہے تو اسمیں طول
یعنے تین الف برابر اور توسط یعنے دو الف برابر اور قصر یعنے ایک الف برابر
تینوں درست ہیں جسطرح یَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ اور مانند اسکے اور اسکو مد
عارضی کہینگے اور ہمارے واسطے یعنے قرآن پڑھنے والوں کے واسطے اور
یہاں مد میں مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم
اور مد بدل اور مد تمکین مثال مد لازم مظہر کی جسطرح حروف مقطعات اور
حروف مقطعات یہ ہیں الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓہٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ
یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطرح وَالصّٰٓفّٰتِ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جسطرح الرَّحِیْمِ
الدِّیْنِ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّحِیْمْ مَّلِكِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا

ابی عمرو کی قراءت میں لیئے ابو عمرو کی قراءت میں الرحیم کے میم کو مالک کی میم
میں اور والصیف کی فا کو فلیعبدوا کی فا میں ادغام کرتے ہیں اور مثال بدل
کی جسطرح اَمِنَ اَمنَ رَاَتِنَا اور مثال ابتدا کے اور مثال تسکین کی فَاِذَا سَتَعِیذ
بِنِعْمَتِہٖ مَعَاذِیرَہٗ اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ اور مثال ابتدا کے اور حرف مد کا حذف
لینے حرکت ما قبل کی اسکے موافق نہیں ہو سو مد کیا جاتا ہے وقف کی حالت
میں اور وصل کی حالت میں نہیں جسطرح مَوْعِدُ خَوْفٍ بیت الصیف
تنبیہ اور جو ابتدا کے ہے اور بعد کا علم پورا اور صحیح ہے اور اسکی تعریف سے کہ
پہچانا اور سمجھانا ہے تمام ہوا ترجمہ زینت القاری کا خاتمہ علم تجوید میں
ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر ہے تمام عرب میں مشہور ہے عربی زبان میں جسکا
ترجمہ ہندی زبان میں خاکسار علی جو غوری مشہور کرامت علی نے کیا اور
جابجا اسکی شرح بھی دوسری کتابوں سے کردی اور جو بعضے مضمون مجمل تھے
تھے تو اسکو اپنے قاریوں کے پیشوا حضرت سید ابراہیم ابن سید محمد مدنی سے
تحقیق کر کے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اسکو آپ
موصوف سے پوچھا فرمایا زینت القاری بعد اسکے سننا چاہیے کہ مصنف
نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف کے ادا کی رعایت
کا نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصل میں معتبر کتابوں سے مثل
جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینوں کا بیان کر دیا کہ لوگ اسکے
لیے دوسری کتاب کے محتاج نہوں آمین اسکا جی چاہا ہے فصل
پہلی جسمیں مخارج حروف کے بیان میں مخارج یعنے نکلنے کی جگہ مخارج

حروف یعنے حرفون کے نکلنے کے مقام اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور تو انتیس ہین مگر لا کو چھوڑکر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہین کیونکہ لا کوئی حرف علیحدہ نہین ہی بلکہ لام الف سے ملا ہی اور یہان منظور ہی اکیلے اکیلے حرفونکا بیان اور ہمزہ داخل ہی اس بیان مین اور الف اور ہمزہ مین یہ فرق ہی کہ الف پر کوئی حرکت نہین آتی ہی نہ جزم جیسے مَا وَ لَا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہی جیسے اَللّٰہ اور کبھی جزم جیسے یَاْمُرُ اب بیان مخارج کا متصل سنو حلق مین تین مخرج ہین اقصےٰ یعنے حلق کی تہ یعنی سینہ کی طرف اور اوسط یعنے بیچ حلق اور ادنیٰ یعنے حلق کا سرا منھ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصےٰ حلق ہی اور الف تو فقط ایک ہوا ہی کہ اندر سے نکلتی ہی اور اسیطرح واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین وہ بھی ایک ہوا ہین اور جو واو یا مدہ نہین ہین انکے واسطے تو مخرج مقرر ہی جیسا کہ آگے آویگا اور بعضون کے نزدیک الف کا مخرج اقصےٰ حلق ہی اور اوسط حلق سے دو حرف نکلتے ہین ع ح اور ادنیٰ حلق سے دو حرف غ خ اور منھ مین دس مخرج ہین اور اٹھارہ حرف اوس سے نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصا زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا اقصا یعنے تہ کیطرف دوسرا مخرج ک کا اقصا زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کیطرف یعنے منھ کیطرف ہٹ کر تیسرا مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور اوپر تالو کے درمیان سے چوتھا مخرج ض کا زبان کے کنارے اور منھ کے کنج سے اور دانتون کی ڈاڑھ کے پاس سے اور اس حرف کو دونون طرف سے پڑھ سکتے ہین مگر بائین طرف سے بہت آسان ہی اور نقل ہی حضرت امیر المومنین عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ یہ صاحبین دونون طرف سے

خوب ادا کرنے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ انکے ادا کرنے کے وقت ہوا بہے
کہ منھ پر سکون پڑے پانچواں مخرج ل کا آخر زبان یعنے زبان کی نوک جانب کے
پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں
کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس اور دماغ سے ساتواں مخرج ر کا زبان
کے سر اور پر کے دانتوں کے اندر سے اور مخرج اسکا نون کے مخرج کے
پاس سے آٹھواں ت د ط کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے
نواں مخرج ظ ذ ث کا زبان کے سر کی تیزی یعنے زبان کی نوک اور اگلے
دانتوں کے کنارے یعنے باڑھ سے دسواں مخرج س ص ز کا زبان
کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے اور ہونٹھ میں دو مخرج ہیں ان سے
چار حرف نکلتے ہیں پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر اور اوپر کے
دانتوں کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونوں ہونٹھوں کے بیچ
میں سے اور دماغ میں ایک مخرج ہے اس سے دو حرف نکلتے ہیں لینا اخیر
یہ نون اور میم دماغ سے کیا نکلتے ہیں جب ساکن اور اخفا کی حالت میں
ہوں **فصل** سولھویں بیان میں حرف کی رعایت کرنے کے یعنے
اسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ لحن
دو قسم ہے جلی اور خفی لحن کہتے ہیں اعراب چوکنے کو یا لفظ میں اسکی
اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہیں حرف کے مخرج چھوڑنے
کو اسطرح پر کہ حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ت اور ص اور
س میں اور ذال اور زا اور ض اور ظ میں اور ث اور دا اور ط میں اور

ح اور ہ میں اور ق اور غ میں فرق کرے تاکہ انکے مخارج آپس میں ملجاویں
اور دوسرے میں بات کا خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایک مثل کے
آویں خواہ وہ دونوں ایک لفظ میں ہوں مگر متحرک ہوں مانند فَحَ فَنَدَ
کے خواہ دو لفظ میں مانند طُبِعَ عَلَیٰ کے تو ایسے مقام میں چاہیے کہ ایسا
پڑھے کہ ادغام ہو جاوے یا دونوں سے ایک گر نہ جاوے اور اسکا بھی
خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایسے آویں کہ جنکا مخرج پاس پاس ہو مانند
اَلَمْ اَعْهَدْ اور فَطَوَّعَ خَیْرًا کے تو انکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ کو خوب
ادا کرے اور قاریوں نے کہا ہے کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ نہ
ہلجاوے اور جہاں دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ میں آویں مانند ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور
ءَاَنْتُمْ کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سست نہ پڑھے جاویں فائدہ
یعنی دو ہمزہ دو کلمہ میں آویں پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل بدل
الف سے کرینگے جسطرح شَیْءٍ اِلیٰ اور اگر ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سے کرینگے جسطرح
بِالسُّوْءِ اِلَّا اور اگر دوسرا ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سے کرینگے جسطرح سُوْءُ
اَعْمَالِهِمْ اور تسہیل لغت میں سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہیں ب
جب ہر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک و نازک ادا ہو
جیسا بَطَلَ اور بَعَجَ اور بَرْقٍ اور اَلْبَحْرَاتِ کے ادا کرتے وقت یہ خیال
رکھے کہ دال نہ ہو جاوے خاص کر جس وقت کہ ساکن ہو مانند لَقُلْتُ کے
اگر ت پر جزم کے بعد آوے مانند تَوَکَّلْتُ و مُسْتَطِیْرًا اَلصَّلٰوۃَ کے تو ایسے
مقام میں خوب خیال رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ بھی پ ہو جاوے اور اگر ف

ر ساکن کے بعد کہ یا ل یا ن آوے مانند فلیرتل لا یتلوا کانت لہم خشنتہ
کے تو خوب ادا کرے اور ب کو کہ ضعیف یعنے بہت ہلکا حرف ہے جب ساکن
ہو تو خوب رعایت کرکے ادا کرے خاص کر جب اسکے بعد اسکے پاس کے مخرج کا
حرف آوے مانند لبثتم کبتنا و ربت سلیمان میراث السموات حدیث
ضیف ابراهیم حیث شئتم کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کرے
ج معجم کو نگاہ رکھنا چاہیے تا کہ مشابہ شین یا زاے فارسی نہ ہو جاوے
نہ ہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا د یا ز
یا س یا ن یا ہ آوے جسطرح یجتنبون اجدر مجذوذ اخرجہ
رجس تجری اخرجنا و حج کو بخوبی حلق کے درمیان سے ادا کرنا
چاہیے تاکہ ہا نہ ہو جاوے اور اگر اسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب
خیال کرکے ادا کرے جسطرح احطت حصحص الحق سبح کو خوب خیال رکھے
جسمیں یا ر ہوا اور ع اور ق میں مل نہ جاوے یعنی اسمیں عین اور قاف
کی بو نہ آوے د کے ادا کرنے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ ت نہ ہو
جاوے خاص کر جب ر کے بعد آوے مانند وازدجر کے اور اگر
د ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ج یا ن یا ذ آوے تو اسکو بخوبی ادا
کرے اور زبان کو ذرا سا لپٹا دے جسطرح یرد ثواب الدنیا قد جعل
وجعلنا کہیعص ذکر رحمت ربک ذ ساکن جب ت یا ن کے پہلے ہو
تو بخوبی ادا کرے جسطرح نبذتہا اخذتم اسکو ایسا ادا کرے کہ اسکی صفت بگاڑ
کی نہ جاتی رہے جیسے بعضے کرتے ہیں جو شخص کہ ر کی کھینچ ویسی آواز نکلتی ہے وہ جانے پائے پر

پڑھی ہوا اور وصف تکرار کی بھی باقی رہے خاص کر جب مشدد ہو جسطرح
[illegible] کو خوب خیال رکھے کہ س سے نہ بدل جاوے خاص کر
کر جبکہ ص ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ج یا د یا ز یا ق یا ل یا ن آوے
جسطرح [illegible] تَصْدِيَةً [illegible] فَاصْدَعْ [illegible] لِيَقُوْلَكَ
میں اَلْمُزْنِ س کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ ز یا ص کی نہ ہو جاوے
خاص کر جب س ساکن ہو اسکے ب یا ت یا خ یا ط یا ن آوے جسطرح
یَسْطُوْنَ مُسْتَقِيْمَ الْمُسْتَهَا يَسْطُرُوْنَ الْحُسْنٰى ش کو چاہیے کہ خوب
ادا کرے تاکہ ج یا س نہ ہو جاوے خاص کر جب ساکن ہو جسطرح یَشْکُرُوْنَ ص
کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ ذ کی بو نہ آجاوے یا ز خَرَصْتُمْ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
سے خاص کر جب کہ اسکے بعد د آوے جسطرح اَصْدَقُ یَصْدُ نہ اور صراط
کی لفظ کو خوب ادا کرے جسمیں تینوں حرف پُر ادا ہوں جن کو کہ سب حرفوں سے
زبان پر مشکل ہو چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظ یا ذ یا ز کے نہ ہو جاوے
خاص کر اسطرح کی لفظ میں اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فَمَنِ اضْطُرَّ يَعَضُّ الظَّالِمُ
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاخْفِضْ يَنْقُضْنَ ط کو خوب حرفوں میں پُر ادا کرکے
خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ ت کے نہ ہو جاوے خاص کر جہاں
کہیں کہ س اور ت کے درمیان ہو جیسے مانند بَسَطْتَ کی یا اسکے
پہلے ت ہو مانند اَفَتَطْمَعُوْنَ کے یا اسکے بعد ت آوے مانند اَحَطْتُ
اور فَرَّطْتُ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَ اور اَحَطْتُ ایسی لفظوں میں جاننا چاہیے
کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کی جگہ اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور

ت کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ اطباق اور استعلا
و تسفل کے معنے قریب ہی کہ صفات حروف کی فصل میں بیان کر چکے ہیں کو
خوب نگاہ رکھے کہ ض اور ہا کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت کہ اسکے بعد
ت ہووے مانند اوحطت کے غ کو پر نہ پڑھنا چاہیے اور اگر اسکے
بعد ع آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہو جاوے جسطرح فاسمع
غ اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند یدعون یدع کے غ کو
نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ خ یا ق کی بو نہ آجاوے خاص جسوقت کہ ساکن
ہو جسطرح یغلی واستغفرہ غیر المغضوب ولا تزغ قلوبنا ضعفا ف
کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ ث اور پ نہو جاوے خاص کر جسوقت
کہ اسکے بعد م یا ب ہو مانند تلقف ما صنعوا ان یخسف بکم
ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اسکی صفت استعلا کی پہچانی جاوے اور
غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اسکے
بعد کاف آوے مانند خلق کل شیء کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیے کہ چ نہو جاوے
خاص کر جسوقت دو کاف آویں مانند نسلککم کے یا اسکے بعد حرف ہمس
آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اشترک کو باریک اور
نازک ادا کرنا چاہیے خاص کر جس مقام میں کہ حرف استعلا کے پاس
آوے جسطرح ظل ضل یصلی الصلوۃ اختلاط یسلطھم جعل اللہ ل
شغل اور مانند جعلنا قلنا قلکم قل نعم ھل تعلم غلظۃ مثلا بل
جاعل الخلد چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے م

تو ایسا ادا کرے کہ نہ ہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اسکے بعد پُر حرف آوے
جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مِمَّا اللهُ نَ کو چاہیے کہ محافظت کرے جسمین پُر نہ ہو
جاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو اسوقت خوب لحاظ کریں کہ اخفا
نہ ہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہو وے جسطرح اَلْعَالَمِیْنَ یُوْمِنُوْنَ کو ایسے
مقام پر اخفا نہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہیں ہے اخفا کا مقام تو اور
ہے جیسا گذرچکا وَ مضموم یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے
جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفٰوُتٍ وَجْهَهٗ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ خاص کر جسوقت
کہ دو واو اکٹھا آوین اسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیے کہ اکٹھا
ہونا دو واو کا پانچ طرح پر ہے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا متحرک
اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اسکے موافق نہو یعنے ضمہ نہو تو اس جگہ ادغام
کرنا چاہیے جسطرح اَوْ وَزَنُوْهُمْ اَوْ وَنَصَرُوْا دوسرے یہ کہ پہلا واو ساکن
ہو اور ماقبل اسکا مضموم تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ کو
ملاوین جسمین واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا
اور اسیطرح اُس واو کو بھی ادا کرے جو ہاے ضمیر کے بعد آوے جسکو
ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذرچکے جسطرح فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا
تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے
واو کی اسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح وُوْ
رِیَ یَلْوُوْنَ دَاوٗدَ ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا
کریں چوتھے یہ کہ دونون واو متحرک ہون جسطرح وَوَجَدَكَ وَوَضَعَ

خذِ العفوَ وأمُر پانچوین یہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا متحرک جسطرح
یا الغدوّ والآصال تو ان سب مقام مین دونون واو کو خوب ادا کرے
کہ کہ احتیاط کرنا چاہیے تا ح کی بو نہ آوے خاصکر جسوقت کہ انکو قریب
المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وعد اللہ حقاً مقصود سناجیہ کو
احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ جو
آنا دو یا کا چار طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری متحرک اور حرکت
اس پہلی یا کی ماقبل اسکے موافق یعنے کسرہ ہو تو اسکو اظہار کرنا چاہیے
یعنے صاف ظاہر کریں تاکہ ادغام نہو جاوے جسطرح فی یوسف فی یوم
اور اسیطرح پڑھیں اس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو ملاتے ہین آوے جسطرح
لقومہٖ یقوم دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت
اسکی اسکے موافق نہو جسطرح اُحْسِنِیْنَ تیسری یہ کہ دونون یا متحرک ہون
جسطرح فلنحیینّہٗ چوتھے یہ کہ پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جسطرح ولیّ
اللہ لای یوم ان سب صورتون مین دونو یا کو خوب درست ادا کرنا
چاہیے فائدہ حرف بوف کے تین ہین ب و ف اگر انمین سے
ایک حرف میم ساکن کے بعد آوے تو اس میم کو اظہار کرتے ہین یعنے
اس میم کو پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جسطرح علیہم
ولا الضالین واخرجت ہم فیہا فو وما ہم
بمؤمنین فاحکم بینہم لیکن میم کے بعد حرف بوف مین سے ب آوے تو اسکے
اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف ہے بعضے اظہار کرتے ہین اور بعضے نہین

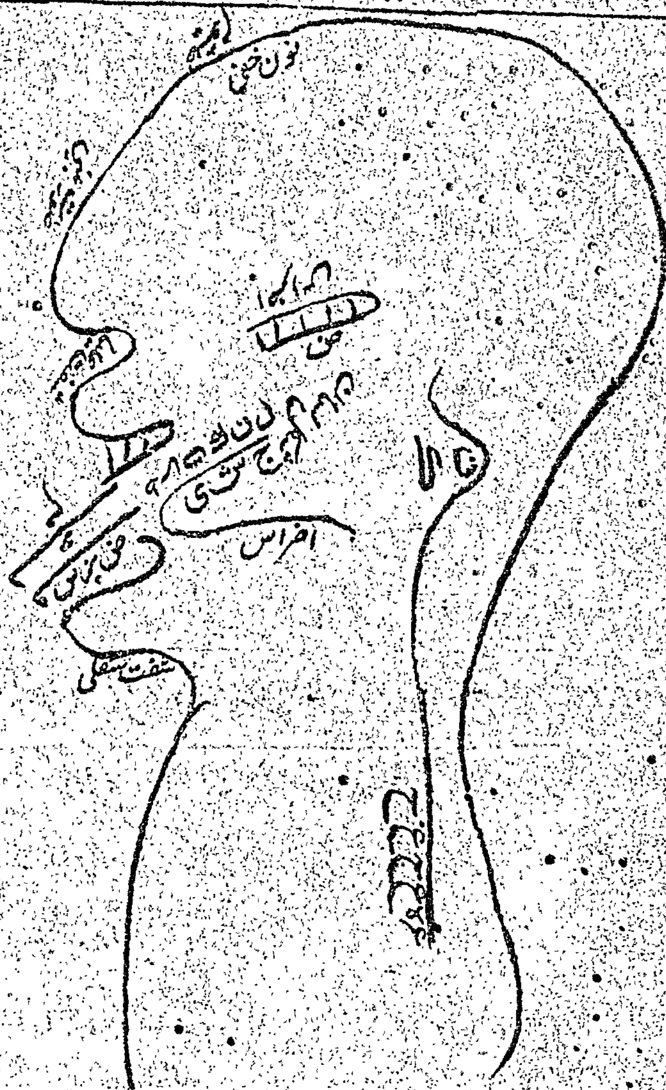
فصل سترھویں حرفوں کی صفات کے بیان میں اب جاننا چاہیے
کہ حرفوں کی جو صفات ہیں تو ہر صفت کی ضد مقرر ہے ضد کے معنے اولٹے
یعنے بعضی حرفوں کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعضے کے واسطے
اُسکی اولٹی صفت مقرر ہے مثلاً بعضے حرفوں کی صفت نرم ہے تو
بعضوں کی صفت کڑی اور بعضوں کی صفت دبی آواز ہے تو بعضوں
کی بلند آواز سب کا بیان دل لگا کے سنو حرف مہموسہ دس ہیں
ت ث ح خ س ش ص ف ک ہ ہمس کے معنے لغت میں دبی
آواز کے ہیں تو ان حرفوں میں چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنے انکی مخارج
پر انکے ادا کے وقت ٹھہر نہیں سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب
انکی کم زوری کے اسواسطے اسکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس
ترکیب میں سب جمع ہیں فحثہ شخص سکت اور ضد ان مہموسہ حرفو
کی مجہورہ ہے کہ اُنکے ادا کے وقت انکے مخارج پر ٹھہر سکتا ہے اور سانس
ٹھہر جاتی ہے تو دس مہموسہ ہوئے اور باقی اونیس حرف مجہورہ ہیں ا ب
ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ی اور جو لکھا ہے کہ اونتیس حرف تہجی کے
ہیں انمیں سے لام الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس اور یہاں دس حرف مہموسہ
ہیں اور پھر اونیس مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو یہاں جدا جدا کرکے وہ حرف
ٹھہرایا اسواسطے اونتیس ہوئے نہیں تو اٹھارہ ہی ہوتے اور وہاں ہمزہ اور
الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہیں ب ت ج د ط ق ک ء شدت
معنے سختی شدیدہ سخت حرف یعنے وہ حرف کہ جو زور والے ہیں اسیواسطے انکی قوت

ہے کے سبب آواز جاری نہیں ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہی اور حروف شدیدہ اس
ترکیب میں سب جمع ہیں اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفوں کی رخوہ
ہے یعنے نرم اور وہ پندرہ حرف ہیں ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ
ف و ہ ی اور پانچ حرف ہیں کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ میں ہیں ر ع ل م ن
اس ترکیب میں سب جمع ہیں لن عمر اور حرف مدہ کے تین ہیں اس ترکیب
میں سب جمع ہیں وای اور انکو حرف مدہ کا اسواسطے کہتے ہیں کہ انھیں میں
مدہ ہوتی ہی انکے سوا دوسرے حرف میں نہیں ہوتی اور مد کے معنے دراز
پڑھنا کھینچ کے پڑھنا اور ضد مدہ کی مقصورہ ہیں تو ان تین حرف کے
سوا سب مقصورہ ہیں یعنے کھینچ کے نہیں پڑھے جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے
پڑھتے ہیں قصر کے معنے کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات ہیں خ ص ط
ض غ ق جیسا کہ اوپر گذر چکا انکو حرف استعلا اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے
پڑھتے وقت زبان منھ میں اوپر کیطرف بلند ہوتی ہی استعلا کے معنے بلندی
کو جانا اور ضد استعلا کی مستفلہ ہیں مستفلا کے معنے نیچے ہونے والے تو حرف
استعلا کے سوا سب حرف مستفلہ ہیں اور حرف مطبقہ چار ہیں ص ض ط ظ انکو
مطبقہ اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کے تالو میں لپٹی ہے
اور ضد ان حرفوں کی منفتحہ تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے منفتحہ کے معنے
کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ انکے پڑھنے میں زبان کشادہ رہتی ہی
حروف صفیرہ تین ہیں ز س ص صفیرہ لغت میں چڑیے کی آواز
کو کہتے ہیں ان حرفوں کو صفیرہ اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت منھ

میں ایک آواز ظاہر ہوتی مانند آواز گنجشک کے جسکو ہندی میں گوریا
کہتے ہیں اور ضد حروف صفیرہ کی جرسیہ کے معنے بڑی آواز تو باقی حرفوں
میں بڑی آواز ہی اسواسطے جرسیہ نام پڑا حرف تفشی ایک ہی ش تفشی کے معنے
لغت میں کشادگی اور پھیل جانے کے ہیں تفشی اسکا نام اسواسطے پڑا
کہ اسکے پڑہتے وقت منہ میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر پھیل
جاتی ہے اور حرف منحرفہ دو ہیں رال منحرفہ معنے پھرنے والے انکو منحرفہ
اسواسطے کہتے ہیں کہ پڑہتے وقت یہ حرف اپنے مخرج سے پھر جاتے ہیں لام تو
اپنے مخرج سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہی اور را اپنے مخرج سے
پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہنچتی ہی اور حرف را میں صفت تکرار کی بھی ہے
تکرار کے معنے دہرانے اور دوبار کہنے کے ہیں گویا کہ را کے پڑہتے وقت تشدید
میں تلاطم ہوتی ہی اس سبب سے کہ را میں نہایت قوت ہی اور ضد منحرفہ
کی ثابتہ ہے یعنے اپنے مخرج پر قائم رہنے والا تو لام اور را کے سوا سب حرف
ثابتہ ہیں اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا نہ معلوم ہونا پس را کے
سوا سب حرف میں عدم تکرار ہی حرف مستطیل ایک ہی ض مستطیل
یعنے دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت زبان
دراز کھینچی جاتی ہی یہاں تک کہ ضاد کے مخرج سی لام کے مخرج کے پاس زبان پہونچتی
اور ضد مستطیل کی قصیرہ ہی تو ضاد کے سوا اور حرف قصیرہ ہیں حرف
ہوائی ایک ہی ہوائی اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا
نکلتی ہے اور اسکو حرف جوفی بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ الف جوف سی نکلتا ہی

جوف منھ کے اندر یعنے یہ حرف منھ میں سے نہیں نکلتا ہے بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے
حروف علت کے چار ہیں ع و ا ی انکو حرف علت اسواسطے کہتے ہیں کہ انکا
حال بدلا کرتا ہے ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہیں انکو کبھی ساکن
کرتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں جیسا کہ صرف کی کتابوں
میں مفصل مذکور ہے اور علماء عربیت کے ہمزہ کو حرف علت میں نہیں داخل
کرتے انکے نزدیک و ا ی حرف علت کا ہے حروف قلقلہ کے پانچ ہیں ب ج
د ط ق اس ترکیب میں سب جمع ہیں قطب جد بیان قلقلہ کا گذر چکا
پس صفات حروف کی ہو چکی اور صفات حروف کی اور بھی کئی نام ہیں اسکو
بھی ذکر کرتے ہیں کہ کام آوے حروف حلقیہ یعنے جو حلق سے نکلے ء ہ ح خ ع غ
اس ترکیب میں سب جمع ہیں ء ہ ح عَخَغَ اور حروف لہویہ یعنے جو تالو سے نکلے
ہیں ق ک اور حروف اسلیہ یعنے جو زبان کے سرے نکلتے ہیں ص س ز
اور حروف ذلقیہ یعنے جو زبان کی تیزی یعنے نوک سے نکلتے ہیں ظ ث ذ
اور حروف شجریہ یعنے جو منھ کے اندر سے نکلتے ہیں ج ش ی اور حروف لثویہ
یعنے جو مسوڑوں سے نکلتے ہیں ر ل ن اور حروف نطعیہ یعنے جو منھ کے
شکم اور تالو سے نکلتے ہیں ط د ت اور حروف حنبیہ یعنے جو زبان کے
کنارے سے نکلتا ہے اور اسکو ضرسیہ بھی کہتے ہیں ض اور
حروف شفویہ یعنے جو ہونٹھ سے نکلتے ہیں م ف ب و اور واسطے خوب
دریافت ہونے حال مخارج کے اس جگہ شکل وہاں سے مقام
مخارج حروف لکھدی گئی ہے

صورت المخارج



بیان اوقافات کا جو قاری کو ضرور ہیں۔ اسمیں وقف کرنا بقدم لینے کے ضرور ہو ۃ وقف کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہو م وقف کرنا لازم ہی والا معنی کے فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہوگا ط وقف مطلق کی علامت ہی ج

وقف کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہی مگر وقف بہتر ہے نہ تھوڑا سا وقف کرنا چاہیے جس وقف کرنے میں اختیار ہی اگر کرے تو جائز ہی اور نکرے تو بھی جائز ہی ق بعض کے نزدیک وقف ہی اور بعض کے نزدیک وقف نہیں ہے وقفہ سکتہ کی علامت ہی وقف قاری کو گمان ہووے کہ یہاں وصل کرنا چاہیے سو اسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر ٹھہر جا صل وصل کرنے کی علامت ہی لیکن وصل نکرنا بہتر ہے صلی وصل کرنا بہتر ہی س سکتہ کو نا کی علامت ہی ک علامت اس بات کی ہی کہ جو وقف او پر گذرا یہاں بھی ہی اور وہ مختصر ہی لفظ کذلک کا اور جسجگہ دو علامتیں ہوں تو اوپر کی علامت کا اعتبار ہی نیچے کی علامت کا جیسا ج اسجگہ جائز کا حکم جاری ہوگا اسی طرح اور علامتوں میں بھی لحاظ رہی

قران شریف کی جن لفظوں کی زیر و زبر میں غلطی سے کفر ہوتا اسکا بیان

جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ میں ستر مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ پر اگر پیش یا زیر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہ پہ پیش یا زبر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اس پڑھنے والے کے کفر میں تمام علما کا اتفاق ہی اسلیے ہمنے ان مقاموں کی تفصیل لکھدی تا کہ تلاوت کرنیوالے اس بلائے عظیم سے بچیں پہلا مقام سورۂ فاتحہ میں اگر انعمت کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارۂ الم سورۂ بقر کے ۱۵ رکوع میں اگر واذ ابتلی ابراھیم ربہ کی ہا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے تیسرا پارۂ سیقول سورۂ بقر کے ۳۳ رکوع میں اگر وقتل داود جالوت کی دال

تانی کو پیش کی جگہ زیر پڑھے تو کافر ہووے چوتھا ملک الرسل سورۃ
بقرہ کے ۳۰ رکوع میں اگر واللہ یضاعف کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووے ۵ پارہ ۶ سورۃ نساء کے ۲۳ رکوع میں اگر مبشرین و منذرین
کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ کی
۱ رکوع میں اگر ان اللہ بریٓء من المشرکین و رسولہ کی ہا
کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل کے ۲
رکوع میں اگر وما کنا معذبین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۸ پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ کے ۱۶ رکوع میں اگر وعصیٰ آدم ربہ
کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۷ سورۃ انبیاء کے ۶ رکوع
میں اگر انی کنت من الظالمین کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰
پارہ ۱۹ سورۃ شعراء کے ۵ رکوع میں اگر لتکونن من المنذرین
کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۱ پارہ ۲۲ سورۃ فاطر کے ۱۶
رکوع میں اگر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی ہا لفظ اللہ پر
پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۳ سورۃ والصافات کی ۶
رکوع میں اگر ولقد ارسلنا فیہم منذرین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووے ۱۳ پارہ ۲۸ سورۃ حشر کے ۷ رکوع میں اگر الخالق البارئ
المصور کی واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴ پارہ ۲۹ سورۃ
حاقہ کے ۲ رکوع میں اگر لا یاکلہ الا الخاطئون
کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورۃ مزمل کے

۴ ارکوع مین اگر فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ کے نون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۲۹ پارہ مرسلات کے ۲۲ رکوع مین اگر فِی ظِلٰلٍ ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۳۰ سورۂ والنازعات کی ۴ رکوع مین اگر اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُ ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

تم زینت القاری بعون الباری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فی الحدیث انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالیٰ من کتاب قال مائۃ واربع کتب منہا علی آدم علیہ السلام عشر صحف وعلی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ وعلی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ وعلی ابراہیم علیہ السلام عشر صحیفۃ فی ثلاث لیال مضین من شہر رمضان والتوراۃ علی موسیٰ علیہ السلام فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان والزبور علی داؤد علیہ السلام فی تمانی عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلثۃ عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان **نقل من عمدۃ البیان** تفسیر القرآن ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب است از عشرۂ آخیرۂ رمضان از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سماے دنیا نزول یافت ازانجا در مدت بست و سہ سال بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجماً نجماً فرود آمدہ سیزدہ سال در مکہ معظمہ و دہ سال در مدینہ طیبہ وحق سبحانہ تعالیٰ آنرا بیکبار

تمام و کمال بر دل مبارک منزل رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم عطا فرموده
بود چنانچه در ابتدای بعثت هرگاه جبرئیل علیه السلام وحی می‌آورد جناب
رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم پیش ادای آن شروع در تلاوتش می‌فرمود
او سبحانه تعالی با حبیب خود فرموده وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ یُقْضَىٰ
إِلَیْکَ وَحْیُهُ یعنی تعجیل مکن بخواندن قرآن پیش آنکه ادا کرده شود بسوی
تو وحی آن و عزیزان اکابران دین و رمزشناسان اهل یقین گوهر مدعا یعنی تعداد
سور و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را آنچه بسلک بیان آورده‌اند بطریق
بیچ اختصار بیان کرده می‌آید پس تعداد سورتهای قرآن شریف بقول زید بن
ثابت یکصد و چهارده منقول است و این قول را صحیح گفته‌اند و در تعداد آیات
قرآن مجید اختلاف‌هاست نزد کوفیان مروی از امام علی کرم الله وجهه شش
هزار و دو صد و سی و شش آیت است ۶۲۳۶ و نزد بصریان مروی از ابن عباس
شش هزار و دو صد و شانزده آیت است ۶۲۱۶ و نزد شامیان شش
هزار و دو صد و پنجاه آیت است ۶۲۵۰ و نزد مدنیان شش هزار و دو
صد و چهار آیة است ۶۲۱۴ و نزد مکیان شش هزار و دو صد و دوازده
آیة است ۶۲۱۲ و نزد عبد الله ابن مسعود شش هزار و دو صد و هجده
آیة است ۶۲۱۸ و بموجب اقوال عائشه شش هزار و شش صد
و شصت و شش آیة است ۶۶۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف
نیز مختلف فیه است نزد حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دو صد و پنجاه
و نزد عبد العزیز بن عبد الله هفتاد و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم

کردہ اند در اعداد حرف در ہمہ قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است نزد
عبد اللہ بن مسعود سہ لک و بست و دو ہزار و شش صد و ہفتاد حرف
اند و نزد مجاہد سہ لک و بست و یکہزار و یکصد و بست و یک حرف اند و وجہ
اختلاف کلمات حروف و آیات در قرآن شریف اینست کہ بعضے یک لفظ
را دو کلمہ قرار دادند و بعضے یک کلمہ ہمچنین بعضے حرف مشدد را یک حرف
قرار دادند و بعضے دو حرف ہمچنین اختلاف آیات کہ بعضے مثلاً ہفت آیۃ
در سورہ شمار کردند و بعضے ہشت آیہ کردند پس این اختلاف بین الصحابۃ
والعلماء صحیح و این مثل اختلاف قرات قراء سبعہ است کہ ہمہ صحیح
و از این اختلاف کمی و زیادتی قرآن شریف منتفی نخواہد شد واللہ اعلم
بالصواب فقط واعلم ان الاستعاذۃ او ب اللہ تعالےٰ ادب بہا لفۃ
لقولہ تعالےٰ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ و بسم اللہ بر قول متاخرین از مذہب حنفیہ صحیح آنست کہ بسم اللہ در اول
سور آیتی ست از قرآن انزلت للفصل بین السور پس استعاذہ مستحب
است و واجب نیز گفتہ اند و استعاذۂ امامان ہفت قراء مع تلامذۃ و بعضی
اعوذ کہ از ہفت قراء منقول است نوشتہ میشود از امام نافع مدنی رحمۃ اللہ
علیہ این است اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الصَّمَدِ الْمَلِكِ الْمُعِيْنِ الْمُبِيْنِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الْمُعْلِنِ الْكَافِرِ الْمُرْتَدِّ الرَّجِيْمِ عن امام ابی کثیر مکی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ عن امام حفص و السوسی
والبو عمرو الدوری امام الحرمین و العراق و الشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وائحہ انعام و کہف ... اسی طرح ... فاطر ... هم ... تبارک ... عم ... والناس

اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم ان اللہ ھو السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم ان اللہ غفور الرحیم عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع
مدنی رضی اللہ عنہما اعوذ باللہ الشیطان الرجیم انہ ھو السمیع العلیم
عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ان
اللہ السمیع العلیم عن امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ نستعیذ باللہ من
الشیطان الرجیم والمختار لکل قراء رحمہم اللہ تعالے اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پس استعاذہ بقرأت قران شریف بنظر ظاہر
ولایت آیت فاذا قرأت القران فاستعذ باللہ من الشیطان
الرجیم ضرور است ان اللہ بصیر بالعباد فائدہ ختم فمی بشوق یعنی
و بین من در قرأت قران شریف باشوق واست بدین ترتیب است روز جمعہ از سورہ
فاتحہ تا سورہ مائدہ کہ پنج جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس پنج جزو میشود
روز یکشنبہ از یونس تا بنی اسرائیل پاؤ کم چہار جزو میشود روز دوشنبہ از بنی
اسرائیل تا سورہ شعرا چہار جزو پاؤ بالا میشود روز سہ شنبہ از شعرا تا والصفّٰت
صفّا چہار جزو میشود روز چہار شنبہ از والصفّٰت صفّا تا قٓ سہ و نیم
جزو میشود روز پنجشنبہ از قٓ تا آخر کہ چہار جزو پاؤ بالا میشود بخوانند و بعضے
بجاے سورہ مائدہ سورہ نساء گفتہ اند و فمی بشوق بالنون روایت
کردہ اند دیگر ختم احزاب است فائطٰ عن و بعضے روز جمعہ
از فاتحہ تا سورہ انعام بخوانند و شش جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ
از انعام تا سورہ یونس کہ پنج و نیم جزو است بخوانند روز یکشنبہ

از سورۂ یونس تا سورۂ طٰہٰ کہ پا و کم چہار جزء می شود روز دو شنبہ از طٰہٰ تا سورۂ عنکبوت کہ چہار جزء و بالا می شود بخوانند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورۂ زمر کہ سہ جزء یک رکوع می شود بخوانند روز چہار شنبہ از زمر تا سورۂ واقعہ کہ چہار جزء سہ رکوع کم می شود بخوانند روز پنجشنبہ از واقعہ تا آخر کہ دو رکوع کم تین جزء می شود بخوانند

تمام شد رسالہ عمدۃ القرآن

واسطے حاصل کرنے ثواب کے دو خطبے کہ جامع جملہ سورۂ قرآن شریف ہیں اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پڑھا کرے ثواب بہت ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ افْتَتَحَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کَلَامَہُ الْقَدِیْمَ وَاَوْدَعَ فِی الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءِ اَحْکَامَ التَّحْلِیْلِ وَالتَّحْرِیْمِ وَاَمَدَّ لِلْمُتَقَرِّبِیْنَ بَیْنَ مَائِدَۃِ قُرْبِہٖ وَجَعَلَ الْاَنْعَامَ مِنْ اَنْعَامِہٖ وَفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ وَرَفَعْنَا عَنِ الْاَعْرَافِ بِمَا اخْتَصَّنَا بِاَنْفَالِ الْغَنَائِمِ وَقَبِلَ تَوْبَۃَ مَنْ اَتَاہُ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وَاَنْجٰی یُوْنُسَ وَھُوْدَ وَیُوْسُفَ وَاَزَالَ رَعْدَ الْخَوْفِ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ وَشَرَّفَ الْحِجْرَ مِنْ تِلَاوَۃِ النَّحْلِ وَاَیَّدَہٗ بِالْاِسْرَآئِیْلِ وَاَخْبَرَ عَنْ اَصْحَابِ الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ وَبَشَّرَ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ بِاَنَّہٗ طٰہٰ اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَعَلَ اَھْلَ نُوْرِ الْفُرْقَانِ وَھِدَایَۃِ الْمُسْتَقِیْمِ وَاَعْجَزَ الشُّعَرَآءَ عَنْ مُعَارَضَتِہٖ وَکَانَ عَدَدَ النَّمْلِ وَکُلٌّ فِیْ ضَلَالِہِ الْبَھِیْمِ وَقَصَّ الْقَصَصَ عَلٰی مَنْ

عششت العنکبوت علی غاره وامن به العرب والروم وفات
لقمان الحکیم فلم یسبح لله فی کل سجدة اذ حزم له الاحزاب
وسبا عباد المشرکین وکان فاطر لکل افاک اثیم فسبحان من
مدلیس بالصافات صجناد مر الاعداء بتائید ذی الطول لا اله
الا هو العزیز الحکیم وایده لا بقوم فصلت بسیوفهم رقاب المشرکین
وکان امرهم شوری بینهم فابطلوا زخرف الجاهلیة ودخان
الشرک وافلله القدیم واذا کانت الرسل جاثیة فی احقاف
الحشر یسال محمد ان الشفاعة مع الفتح المبین والفضل العظیم
وکسر حجرات الکافرین بکل قاف اثره ونصر بالذاریات
وفضل علی صاحب الطور موسی الکلیم والنجم اذا هوی انه
شق له القمر الرحمن لیفوز المخلصون بالعز والتکریم وایده فی کل
واقعة سنان لحدید نقطع بالمجادلة قلوبهم وجعل لهم فی الحشر
العذاب الالیم واوقع الامتحان فی صفهم کل جمعة والمنافقون
بالتغابن والخزی العظیم واحل الطلاق والتحریم مالک الملک
والفضل العمیم من جعل امة لا بین الکاف والنون الحاقة کلماته
لمن سال عنها بالتفهیم وارسل نوح الی قومه وعلی الانس
والجن بد غواة المزمل المدثر المشبع عن قیامة الانسان
والمرسلات بالنبا العظیم الموقع فی النازعات من
عبس علیه لما کورت شمس الکفر وانفطرت قلوب

المطففين ومن لم يزن بالقسطاس المستقيم فيا ويلهم
إذا انشقت السماء ذات البروج وظهر الطارق بأمر العلي
الأعلى المدبر الحكيم هنالك تغشيهم الغاشية
إذا طلع فجر الصدق لمن أتى الله بقلب سليم وطهرت
المتقين في البلد شمس الإيمان واختفى ليل الشرك لنبيه
فله الحمد إذ كمل الشمس والوتر والضحى على لسان
من اختصه بشرح الصدر والوصف الجميل والخلق
العظيم وأقسم بالتين أنه أكمل المخلوق فبين
من علق وشرفه وأسبله ليلة القدر لمن يريد
الفجر والتعظيم ولم يكن الذين كفروا من
أهل الكتاب والمشركين منفكين عنه بل زلز
لهم بالعاديات الغارة على كل مليم ولم
يغن عنهم التكاثر في العصر وويل لكل همزة كأصحاب
الفيل وكفار قريش ومانع الماعون من ما وعد من العذاب
الأليم فجل من أعطى المصطفى نهر الكوثر فمنحه المؤمنون
ومنعه الكافرون وأيده عليهم بالنصر فتبت أيدي
كل كفار أثيم ولم يعز بالإخلاص إلا من أمن من رب
الفلق والناس واتبع هديه وصراط المستقيم وتمت كلمة
ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ افْتَتَحَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ
لِيَتَّخِذَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ رِجَالًا وَّنِسَاءً وَفَضَّلَهُمْ تَفْضِيْلًا وَّمَدَّ
مَائِدَةَ اَنْعَامِ فَضْلِهٖ وَرِزْقِهٖ لِيَعْرِفَ اَهْلُ الْاَعْرَافِ اَنْفَالَ
كَرَمِهٖ وَدُخُوْلِهٖ عَلٰى اَهْلِ التَّوْبَةِ مِنْ خَلْقِهٖ وَجَعَلَ يُوْنُسَ فِيْ
بَطْنِ الْحُوْتِ سَبِيْلًا وَّاَنْجٰى هُوْدًا مِّنْ كَرْبِهٖ وَحُزْنِهٖ
كَمَا خَلَّصَ يُوْسُفَ مِنْ جُبِّهٖ وَسِجْنِهٖ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ثُمَّ جَعَلَ بِحِجْرًا
النَّحْلِ شَرَابًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ وَاَوْحٰى اِلَيْهَا بِخَفِيِّ لُطْفِهٖ سُبْحَانَهٗ وَجَعَلَ
مِنْهُ لَهُمَا مُشَيَّدًا بُنْيَانُهٗ وَاَوْحٰى اِلٰى مَرْيَمَ فَتَمَثَّلَ لَهَا تَمْثِيْلًا بَشَرًا
سَوِيًّا وَّفَضَّلَ طٰهٰ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِرًّا
لِّمَصُوْنٍ وَّبِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ فَنَدَاهُمُ
الْاِسْلَامُ فَقَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا نُوْرَ الْقُرْاٰنِ دَلِيْلًا
وَّصَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلٰى
اٰلِهِ الَّذِيْنَ عَجَزَتِ الشُّعَرَاءُ عَنْ بَعْضِ وَصْفِهٖ وَشَهِدَ
النَّمْلُ بِرِسَالَتِهٖ وَبَعْثِهٖ وَبَيَّنَ قَصَصَ مُدَّتِ مُكْثِهٖ
وَنَسَجَتِ الْعَنْكَبُوْتُ عَلٰى بَابِ الْغَارِ سِتْرًا مَّسْبُوْلًا وَّ
مَلَاءَ قُلُوْبَ الرُّوْمِ رُعْبًا مِّنْ شِدَّةِ يَاْسِهٖ وَحُزْنِهٖ وَلُقْمَنَ

لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ مِنْ بَعْضِ عِلْمِهِ وَحِلْمِهِ وَهَدَى أَهْلَ السَّجْدَةِ إِلَى
الْإِسْلَامِ بِاسْمِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَسَبَأَهُمْ وَأَخَذَهُمْ أَخْذَ وَبِيْلاً
وَلَقَبُهُ فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ يٰسٓ وَنَفَذَ حُكْمُهُ فِي الصَّافَّاتِ وَبَيَّنَ
صَادٍ صِدْقَهُ بِإِظْهَارِ الْمُعْجِزَاتِ وَفَرَّقَ زُمَرَ الْمُشْرِكِيْنَ
بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَصَبَّ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَهَجَرَهُمْ هَجْرًا
جَمِيْلاً فَلَمْ يَضِلَّ وَاسْتَبْلَاهُ وَغَافِرٌ لَهُ غَافِرُ الذَّنْبِ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَفُصِّلَتْ رِقَابُ الْمُشْرِكِيْنَ لَمَّا كَانَ أَمْرُهُمْ
شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَزُخْرُفَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَأَ
نَقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كَمَا
أَنْذَرَ أَهْلَ الْأَحْقَافِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَضِلَّ وَإِلَى السَّلَامِ سَبِيْلاً وَأَذَلَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ لِشِدَّةِ الْقِتَالِ وَأَقَرَّ بِالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ وَعَمَّرَ حُجُرَاتِ خَرَابَةِ
الْقُلُوْبِ بِنُوْرِ إِيْمَانٍ وَقَافَ إِسْلَامِهِ أَحَاطَ الْعَالَمَ بِالذَّارِيَاتِ
الْمُطَيِّبَةِ بِرَائِحَةِ الصَّدَاقَةِ وَالْإِيْقَانِ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلٰى
جَبَلِ الطُّوْرِ وَافْتَرَقَ نَجْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَافْتَرَقَ بِهِمْ سَاعَةُ السُّرُوْرِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَأَوْقَعَ الرَّحْمٰنُ
وَاقِعَةَ الصُّلْحِ عَلٰى بِسَاطِ النُّوْرِ فَتَجْنَبُ الْحَدِيْدُ مِنْ تَنَدُّبَاتِ
الْمُجَادَلَةِ فِي أُمَّتِهِ وَلٰكِنَّهُ وَعَدَ فِي الْحَشْرِ بِأَحْسَنِ مَقِيْلاً وَالْمُمْتَحِنَةِ
فِي صَفِّ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ إِمَامًا فِي تِلْكَ جُمُعَةٍ

وملئت قلوب المنافقين من التغابن بغضا وحسدا وطلق وحرم
ممن في تبارك فسبحان من اعطاه الملك وعلم بالقلم ورتل القرآن
ترتيلا وكم للحاقة يومئذ اذا سال سائل بعذاب واقع ليس له
دافع ونجى نوحا من غرق الطوفان وانت طائفة من الجن
فيستمعون القرآن واحيا ليله ركوعا وسجودا فاوحى اليه يايها
المزمل قم الليل الا قليلا وكم للمدثر يوم القيمة من شفعه على
الانسان اذا ارسل المرسلات تجري دموعهم الهتان كالسحاب
عم يتساءلون اهل الكبائر وما نفتهم من النازعات اذ عبس
مالك عليهم وتلا هم العذاب الاكبر وكورت الشمس
وانفطرت السماء وسيرت الجبال فكانت كثيبا مهيلا
فويل للمطففين اذا انشقت السماء وطويت ذات البروج وطرق
طارق الصوت بنفخ القيمة وتجلى الملك الاعلى الفضل لغاشية
فيومئذ لا فجر ولا بلد ولا ليل ولا ظلا ظليلا فطوبى
للمصلين الضحى عند انشراح صدورهم اذا شاهدوا
والتين والزيتون وتلك الانهار والاشجار حمدوا
وسجدوا وشكروا اليه بتيهم وقل اقرأ باسم ربك الذي
خلق هذه النعم لا قل هذه الدار لانهم احيوا
بالقدر وتبتل اليه تبتيلا ولم يكن الذين كفروا يوم
الزلزلة من شافع ولا صديق وكبير فهم بالآيات كالعاديات

إِلَى سُورِ الْمَجِيدِ يَحِلُّ بِهِ فَاقْرَعَةُ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ فَيَقَالُ لَهُمْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ هَذَا عَصْرُ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ فَوَيْلٌ لِلْهُمَزَةِ وَأَصْحَابِ الْفِيلِ مِنَ النَّارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَمْنَعُونَ سَبِيلًا قَالَتْ قُرَيْشٌ لِمَا آمَنُوا مِنْ خَوْفِ الْمَحْشَرِ أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ كَيْفَ يَطْرُدُ عَنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ وَخَسِرَ الْكَافِرُونَ وَسِيقُوا إِلَى النَّارِ وَبِئْسَ الْقَرَارُ وَجَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ الْمُبِينُ وَتَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ حَيْثُ لَمْ يَتَّخِذْ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَمَا وَسْوَسَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي فَسَقَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا وَصَدَقَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْبَشِيرُ النَّذِيرُ وَالسِّرَاجُ الْمُنِيرُ الْمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ وَالْقَمَرُ الزَّاهِرُ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا حَمِدَهُ تَسْبِيحٌ وَتَهْلِيلٌ

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مجموعہ زینت القاری مشعر بآیات قرات کلام باری مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور میں بسرپرستی عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب بہمارگو دام اقبالہ الکٹ مطبع بماہ ستمبر ۱۹۰۳ع تیسری مرتبہ چھپا

صحیح بخاری کامل المتن دس جلدوں میں کامل
کاغذ چکنا ولایتی۔
زاد السبیل الی الجنۃ و سلسبیل
مطبوعہ ۱۲۹۰ھ عیسوی۔
دلائل الخیرات مترجم فارسی مع نقشہ
خواص اسمائے حسنیٰ
عناصر الخیرات با ترجمہ اردو۔

کتب فقہ شریف

ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ۔
فتح القدیر مع تکملہ نتائج الافکار کامل در چار جلد
عینی شرح ہدایہ۔ در شش جلد کامل
در مختار۔ فی شرح تنویر الابصار یکجائی
کامل چار جلدوں میں مطبوعہ ۱۸۸۰ع۔
ہدایہ مع الکفایہ۔ چار جلدوں میں کامل
ایضاً۔ جلد اول و ثانی مطبوعہ ۱۸۸۰ع
ایضاً۔ جلد ثالث مطبوعہ ۱۸۸۱ع
فتاوی قاضی خان ہر چہار جلد
کامل دو جلدوں میں مصنفہ امام حسن بن منصور
قاضی خان بہت مقبول مستند اول ہے
مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق

عینی شرح کنز الدقائق۔ شرح کنز الدقائق
در جلدین آخرین ہے
مختصر وقایہ محشی۔
جامع الرموز شرح مختصر وقایہ۔
ملا مظہر۔ حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند
مشہر کتاب البیوع و تا کتاب الوصایا محشی جدید
برجندی شرح مختصر وقایہ۔
شرح وقایہ مع رسالہ دائرہ مبندیہ جلدین اولین
ایضاً۔ کلاں مع حاشیہ چلپی و ہر احاشیہ
چڑھا ہوا۔
ذخیرۃ العقبیٰ۔ حاشیہ شرح وقایہ عمدۃ
البضاعۃ فی مسائل الرضاعۃ۔
ہدایہ عربی محشی جدید کامل چار جلد
میں مطبوعہ ۱۸۸۰ع۔
ایضاً۔ جلدین اولین عبادات میں
ایضاً۔ جلدین آخرین معاملات میں۔
کنز الدقائق محشی۔ مصنفہ عبد اللہ صاحب
قدوری محشی۔
شرح الیاس دو جلدوں میں کامل۔
مختصر نافع فقہ۔ مذہب امامیہ

فہرست کتب

بدایۃ الہدایہ ـ //

اشباہ والنظائر شرح حموی

کتب متفرقات دینیہ

تذکرۃ المعاد ـ

فتوح الحرمین منظوم مع تصحیحات

کاغذ سفید کلاں ـ

ایضاً ـ کاغذ رسمی خانی ـ

تحفت تماشائے تخیل ـ

تحقیق الانساب ـ

رسالہ قاضی قطب ـ

تذکرۃ المحبین ـ

خصائل السعادت مطبوعہ ۱۲۸۵ھ

ظہیر الاسلام ـ

تبیان فی احکام الدخان ـ

روضۃ الشہداء ـ

کربلائے معلی ـ مشہور بہ کربلا نامہ

کاغذ سفید چکنا ـ

ایضاً ـ کاغذ رسمی خانی ـ

شرح اوراد فتحیہ مع شرح دعا [illegible]

و خلاصہ اوراد ـ

حج المحجہ مسمی [illegible]

// کاغذ خانی رسمی ـ

میزان الفرقان ـ

القول متظلم ـ [illegible]

حفاظت اطفال ـ

شرح سفر السعادت ـ از شاہ عبدالحق محدث

مجموعہ اوراد و وظائف اشغال [illegible]

جواہر القرآن مترجم مطبوعہ ۱۲۸۲ھ

رسالہ تنبیہ الانسان ـ در حرمت

و حرمت جانوران مطبوعہ ۱۲۹۰ھ

شواہد النبوۃ

مدارج النبوۃ ـ

مدارج النبوۃ دو جلد [illegible] کامل

ایضاً ـ جلد اول ـ

ایضاً ـ جلد دوم ـ

اسرار محبت ـ

دوائر الشفاء جدید شرح قصیدہ بردہ

مطبوعہ ۱۲۹۰ھ ـ

جامع طیبی ـ حالات حضرت سید [illegible]

السلام یعنی میلاد النبی محمد مصطفی [illegible]